643

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ،26۔جون 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2008)

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 09-2008

کا ایوان میں پیش کیا جانا

دیگر سرکاری کارروائی، اگر کوئی ہو۔

645

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## پندرھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات، 26۔جون2008

(یوم الخمیس،21۔جمادی الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 3 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيۡكُمۡ وَمَلَـٰٓٮِٕكَتُهُ ۥ لِيُخۡرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَـٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ‌ۚ وَكَانَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَحِيمً۬اo تَحِيَّتُہُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهُ ۥ سَلَـٰمٌ۬‌ۚ وَأَعَدَّ لَهُمۡ أَجۡرً۬ا كَرِيمً۬اo يَـٰٓأَيُّہَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَـٰكَ شَـٰهِدً۬ا وَمُبَشِّرً۬ا وَنَذِيرً۬اo وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجً۬ا مُّنِيرً۬اo وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضۡلاً كَبِيرً۬اo

سورۃ الاحزاب۔آیات43تا47

وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور خدا مومنوں پر مہربان ہےo جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہےo اے پیغمبر! ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن o اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگاo وماعلینا الاالبلاغo

## نعت رسول مقبول ﷺ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

روک لیتی ہے آپ کی نسبت
تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور ﷺ کا ہم پر
آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
اب ہمیں کیا کوئی گرائے گا
ہر سہارا گلے لگائے گا
کیونکہ ہم نے خود کو گرا دیا ہے وہاں
گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر
آنے والے عذاب ٹلتے ہیں

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O

## پوائنٹ آف آرڈر

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور!

## جنرل پرویز مشرف کا امریکہ کی خوشنودی کے لئے پاکستانی ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نظر بند کرنا

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ روزنامہ "نوائے وقت" میں چھپنے والی دو اہم خبروں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا تعلق directly ہماری قومی غیرت سے ہے۔ اس کے front page پر خبر چھپی ہے جو ہمارے قومی ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے حوالے سے ہے، ہمیں شک تو اس وقت تھا کہ جب پرویز مشرف نے پاکستان کے ہیرو کو قید کیا جبکہ ہمارے پڑوسی ملک میں وہ اپنے

سائنسدان کو اپنے ملک کا صدر بناتے ہیں اور ہم اپنے ہیرو کو قید کر کے اس پر ظلم اور جبر کرتے ہیں تو آج وہ خبر ہے کہ "مشرف امریکہ کا ایجنڈا چلا رہے ہیں جو پاکستان کو 2015 تک توڑنا چاہتا ہے"۔پینٹا گون نے آج سے تقریباً چار سال پہلے دنیا کا جو نقشہ چھاپا ہے اس کے اندر پاکستان کو نہیں دکھایا گیا اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے اس بیان سے یہ چیز بڑی clear ہو گئی ہے اور ہم تو ہمیشہ کہتے تھے کہ یہ ڈکٹیٹر پرویز مشرف کسی کا ایجنڈا لے کر آیا ہے۔یہ کسی کے ایجنڈے پر کام کر رہا ہے اور اس بیان کا جو اگلا حصہ ہے کہ "عالمی ایٹمی ایجنسی،امریکہ اور یہودیوں کا ادارہ ہے اس کے سامنے پیش ہونے کا پابند نہیں۔بے نظیر کو ایٹمی سمگلنگ کی تحقیقات کے اعلان پر قتل کیا گیا"۔یہ ہمارے ملک،ہماری قوم اور ہماری غیرت کا مسئلہ ہے،میں سمجھتا ہوں کہ ان سارے معاملات پر اسمبلی کا بزنس چلتا ہے لیکن اگر یہ ملک ہے اور اگر ہماری قوم کی غیرت زندہ ہے تو ہمیں اس پر بات کرنی ہو گی۔اب ہمارے پاس مزید سوچنے کا وقت نہیں ہے۔ہم ایک point of no return پر پہنچ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو صدر ہاؤس سے نکالنا ہو گا ورنہ آپ نے دیکھا کہ ہم پر جو وانا پر بمباری ہوئی،وزیرستان،باجوڑ اور جس وقت سوات پر بمباری ہوتی ہے اور لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے،جس وقت جامعہ حفصہ کے اندر ہماری چھوٹی چھوٹی بہنوں اور بیٹیوں کو قتل کیا جاتا ہے،ہم تو اس وقت ہی کہتے تھے کہ یہ یہود و نصاریٰ کا ایجنڈا لے کر آیا ہے اور یہ عالمی کافرانہ نظام کا مسلمان ایجنٹ ہے،میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بات ہونی چاہئے،ہم اس پر باقاعدہ ایک قرارداد بھی لا رہے ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجی جائے اور اس پر بات کی جائے،اس کے بغیر ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے،اگر ہم اس پر خاموش رہے تو پھر وہ وقت گزر جائے گا اور پرویز مشرف نے جس طرح سے اس ملک کو لوٹا ہے مجھے اس پر ایک پنجابی کا شعر یاد آ رہا ہے۔

شیشیاں اتے دھوڑاں جمیاں ایہہ کندھاں جھاڑی جاندے نیں
جلداں سانبھی جاندے جھلے ورکے پاڑی جاندے نیں
اوہناں دا وی توں ای رب ایں ایہدا اج جواب تے دے
عیداں والے دن وی جیہڑے کرن دیہاڑی جاندے نیں
شیشیاں اتے ملے سیاہیاں ایہہ حق اے میرے دشمن دا
پر سجناں نوں کیہہ بنیاں ساڈے پھُل لتاڑی جاندے نیں

اُٹھ اوئے بابا نجمی اپنے پنڈاں نوں منہ کر چلیئے
ایہہ شہراں دے وسنیک تے اپنے شہر ای اجاڑی جاندے نیں

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ایک اور خبر بڑی اہم ہے، اس پر بھی ہم ہمیشہ بات کرتے رہے، سینئر منسٹر صاحب نے اس پر ہمیشہ بات کی کہ یہ جو سامنے اپوزیشن چیمبر بنا کے بیٹھے ہیں، یہ کرپٹ لوگوں کا ایک ٹولہ ہے جس نے پرویز مشرف کے ساتھ مل کے اس ملک کی قومی غیرت کو بیچا ہے۔ اس ملک کے نوجوانوں کو بیچا ہے اور اس کے عوض ڈالر لئے ہیں۔ امریکی محکمہ احتساب کے حوالے سے یہ خبر چھپی ہے کہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ"۔ "پاکستان کو امداد میں بڑے پیمانے پر گھپلے"۔ "دو ارب ڈالر کا کوئی حساب نہیں، امریکی محکمہ احتساب"۔ "پاکستان کو اب تک چھ ارب ڈالر کی امداد دی جا چکی ہے، سڑکیں اور بنکر بنانے کے لئے 45 ملین ڈالر کا کوئی ثبوت نہ ہے۔ یہ رقم تعمیر پر خرچ ہوئی بھی یا نہیں؟ ریڈار خریدنے کے لئے دو سو ملین دیئے گئے، ہیلی کاپٹر کی مرمت کا ایک ہی بل یہ دو دفعہ لے چکے ہیں"۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ ملک اس لئے تو نہیں بنا تھا کہ آج ہمیں اپنی image building کی ضرورت ہے، ہر چیز سے ہٹ کے ہمیں اپنی image building کرنی ہے کہ ہمیں پوری دنیا کے اندر as a nation, as a Muslim as a terrorist کون declare کروا رہا ہے؟ بطور دہشت گرد ہمیں دنیا کے سامنے کون establish کر رہا ہے؟ آج ہمیں اس پر غور کرنا ہے، اس پر بات کرنے کا آج جو وقت ہے، اس کے بعد ہمیں کبھی نہیں ملے گا، میں پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پر متفقہ طور پر ایک قرارداد آئے اور اسے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مہنگائی، بے روزگاری کے جتنے بھی issues ہیں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی ایک جو شناخت ہے، پریذیڈنٹ ہاؤس ہمارے ملک کا سب سے بڑا جو صدر کا عہدہ ہے اس کے اوپر عالمی کافرانہ نظام کا مسلمان ایجنٹ آج تک کیوں بیٹھا ہے؟ جب یہ پی۔ سی۔ او کے تحت حلف لے رہا تھا، جب یہ اس ملک کے محب وطن، ملک سے محبت کرنے والے ایک شخص کو پابند سلاسل کر رہا تھا تو ہمیں اس وقت بھی شک تھا کہ یہ پاکستان کے اندر تعمیر و ترقی کا عمل روکنے والا کون ہوتا ہے؟ آج ہر چیز کھل کر سامنے آ گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج وقت ہے کہ پوری قوم، ملک کی تمام سیاسی جماعتیں چاہے وہ اپوزیشن چیمبر والے ہی کیوں نہ ہوں، اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں اور اس ڈکٹیٹر کا ساتھ چھوڑ کر آئیں اور سب کے ساتھ نکلیں اور

اس کو گریبان سے پکڑ کر باہر پھینکنے کا وقت آ گیا ہے۔ وگرنہ پتا نہیں اس ملک کے ساتھ کیا ہو گا۔ میں نے اپنی بات ختم کر دی اس دعا کے ساتھ کہ:

یارب میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں سے خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ سبز رہے صدیوں
ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو
یارب میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

بہت شکریہ

راجہ طارق کیانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کیانی صاحب!

## جناب سپیکر کا اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت اپوزیشن لیڈر کا نامزد کرنا

راجہ طارق کیانی: جناب سپیکر! جو بنیادی component ہوتے ہیں وہ آپ کی chair سے ہوتے ہوئے ٹریژری بنچز اور اپوزیشن پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر ہم website پر جائیں تو تقریباً 53 ممالک کی States Assemblies اور National Parliaments ہیں وہ اپنے اپنے بجٹ کو عوام کے منتخب کردہ ایوانوں کے اندر پیش کر رہے ہیں لیکن یہ بڑے افسوس کا مقام ہے اور قابل غور ہے کہ دنیا کی ان تمام States Assemblies جس میں برصغیر اور یورپ کی اسمبلیاں موجود ہیں۔ صرف میرا اور آپ کا بدقسمت صوبہ ایک ایسا صوبہ ہے یہاں پر اپوزیشن موجود نہیں ہے۔ اپوزیشن کا موجود نہ ہونا آج کے دور میں جہاں آپ کو custodian of House کہا جاتا ہے بلکہ جدید پارلیمنٹ کے اندر آپ کو jealous mother کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ: Speaker has become a jealous mother اور وہ

اپوزیشن کی demand and privilege اور ان کی خواہشات کو jealously guard کرتی ہیں۔ ہماری opposition کی جو demand ہے میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ justified demand ہے، legislative demand ہے۔ سپیکر کو Rules اور روایات کے تحت کسی بھی اپوزیشن ممبر کو leader of the opposition مقرر کرنا وہ سپیکر کا ایک بنیادی صوابدید کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ انصاف پر مبنی استحقاق کو بروئے کار لانا چاہئے۔ میں آپ کی ذات سے کچھ واقف ہوں۔ آپ اپوزیشن بنچوں سے ہمیشہ صاف ستھری بات کرتے تھے۔ اگر آپ انصاف کے اصولوں کے مطابق سمجھتے ہیں کہ کوئی بھی اپوزیشن ممبر majority command کرتا ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بلاتاخیر انھیں اپوزیشن لیڈر قرار دیا جائے۔ ہم حکومتی بنچز والے دلائل میں، justification کے اندر governance کے اندر اتنے کمزور نہیں ہیں کہ اگر اپوزیشن لیڈر مقرر کر دیا گیا تو وہ ہمارے ہاؤس میں ہماری کارروائی کو، ہمارے procedure کو disturb کرے گا اور ہماری حکومت اتنی نالائق نہیں کہ ہم اپنی پالیسیوں کا دفاع نہ کر سکیں۔ میں ایک بار پھر آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے کو priority پر لا کر Chair ایمانداری کے ساتھ سمجھتی ہے کہ اپوزیشن میں جو شخص majority command کرتا ہے اس کو اپوزیشن کے استحقاق سے بروئے کار لا کر اپوزیشن لیڈر کی کرسی پر بٹھایا جائے تاکہ ہم بھی دنیا کے دوسرے ممالک کی اسمبلیوں کی طرح پورے ہاؤس کے component کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔ شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ

**کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

## پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کے لئے 150 ملین ڈالر کی امریکی امداد

**کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ:** جناب سپیکر! کل کے اخبار میں خبر تھی کہ یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ نے جمہوریت کے فروغ کے لئے پاکستان کو 150 ملین ڈالر مہیا کئے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ پاکستان میں کس قسم کی جمہوریت کو فروغ دینا چاہتے ہیں؟ کیا وہ اس جمہوریت کو فروغ دینا چاہتے ہیں جس کے لئے شہید بے نظیر بھٹو نے جان دی ہے یا وہ جمہوریت چاہتے ہیں جو کہ آمریت کی جمہوریت

ہے جس کا بندہ ایوان صدر میں بیٹھا ہے اور اس کا نام مشرف ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یہ اس جمہوریت کو فروغ دینا چاہتے ہیں جس کے لئے میاں محمد نواز شریف نے stand لیا ہے جس کے لئے جناب آصف علی زرداری نے stand لیا ہے یا وہ dictatorial democracy چاہتے ہیں جس کا بندہ ایوان صدر میں بیٹھا ہے جس کا نام مشرف ہے۔

جناب سپیکر! جیسے چودھری عبدالغفور صاحب نے بات کی ہے میں اس کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ چند ایسے ممالک جن میں امریکہ، ہندوستان اور اسرائیل ہیں یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان کے اندر democracy flourish کرے۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہاں پر عوامی حکومت ہو، وہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں استحکام ہو کیونکہ ان کی وہ ضرورت ہے جو وہ وزیرستان، باجوڑ اور سوات میں کر رہے ہیں۔ میں ادھر سے ہو کر آیا ہوں۔ میں ساؤتھ وزیرستان سے ہو کر آیا ہوں، میں نارتھ وزیرستان سے ہو کر آیا ہوں، میں سوات اور باجوڑ سے ہو کر آیا ہوں۔ اگر آپ ادھر جا کر دیکھیں تو رو پڑیں گے کہ یہ ہمارے پاکستان کا علاقہ ہے اور پاکستانی اس پر بمباری کر رہے ہیں، امریکن اس پر بمباری کر رہے ہیں اور اب بھی وہ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اندر civil war شروع ہو جائے۔ اس لئے کہ جب civil war شروع ہو جائے گی تو پھر امریکہ کے objectives پورے ہو سکیں گے۔ اب یہ وقت آگیا ہے کہ پورا پاکستان ایک ہو جائے۔ ہمیں جو ملین ڈالر ملے ہیں لیکن وہ غائب ہیں یہاں پر جو coalition پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور باقی Allied parties ہیں اب وہ ڈالر ان فورسز کو ختم کرنے کے لئے لگ رہے ہیں۔ ان کو disunite کرنے کے لئے لگ رہے ہیں۔ اگر یہ فورسز ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ coalition ختم ہو جاتی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ Pakistan is then heading for a disaster یہ دو قوتیں ہیں، یہ دو پارٹیاں ہیں جو جمہوریت کو چلائیں گی۔ اگر ہم اس جمہوریت میں فیل ہو گئے اور ہمارا ایک دوسرے پر trust ختم ہو گیا اور دراڑیں پڑ گئیں تو پھر آئندہ آنے والی نسلیں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کو کبھی بھی معاف نہیں کریں گی۔ ابھی وقت ہے کہ ہم confidence building measures کریں۔ اس coalition میں وہ دو پارٹیاں ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے مخالف رہتی تھیں لیکن عوام کی امنگوں کے مطابق ہم ایک ہو گئے ہیں اور ہمیں ایک رہنا چاہئے۔ ٹھیک ہے ابھی initial problems اور infancy ہیں لیکن ہم نے اسے آگے بڑھانا ہے۔ ہم سب پارلیمنٹیرینز کی یہ ذمہ داری ہے۔ باہر لوگ باتیں کرتے ہیں کہ یہ coalition نہیں چلے گی ہم نے یہ کہنا ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یہ coalition چلائیں

گے۔یہ ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ہے۔اگر عام آدمی بات کرتا ہے تو ہم responsible لوگ ہیں اور ہم نے اس coalition کو چلانا ہے۔اگر ہم اس coalition کو ایک سال چلائیں تو یہ اتنی مضبوط ہو جائے گی کہ پھر مشرف ہو، امریکہ ہو، اسرائیل ہو یا انڈیا ہو وہ کبھی بھی اس coalition کو نہیں توڑ سکیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں امریکہ کے 10.8 بلین ڈالر ملے ہیں جو ہمیں بڑے مہنگے پڑے ہیں۔ہم نے ان 10.8 بلین ڈالر سے کیا کیا ہے؟ ہم نے اپنے پورے western borders پر بمباری کی ہے۔ہم نے خاندان تباہ کر دیئے ہیں۔ہم نے families کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ہم نے ان کے گھروں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔آج جب ہم یہ بجٹ پاس کر رہے ہیں تو میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ اگر ہم وہ کنٹرول نہ کر سکے تو جو روٹی آج تین روپے کی مل رہی ہے وہ اگلے جون میں بیس روپے کی ملے گی۔اس لئے ہمارا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہم بارڈرز count down کریں ہم political solution ڈھونڈیں۔ military solution is no solution to peace میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمیں یہ ذمہ داری دی جائے تو ہم تمام سیاستدان مل کر پنجاب سے ایک delegation سرحد لے کر جائیں کیونکہ وہاں پر بھی ہماری coalition اور alliances ہیں ہم جا کر ensure کریں کہ اس وقت ہمارے جو border belt disturb ہیں انہیں peace کر دیں اس علاقے اور پورے پاکستان میں امن کریں تاکہ ہم اس غربت کو کنٹرول کر سکیں۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔جناب سپیکر! خانزادہ صاحب بالکل بجا فرما رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مشرف اتنا اہم یا ایسا شخص نہیں ہے جسے گرایا نہ جا سکے لیکن ہمیں اپنی خامیوں اور اپنی صفوں کو درست کرنا چاہئے جس طرح پچھلے دور میں حکومتی بنچز کا اپوزیشن کے ساتھ رویہ تھا آج ہمارا ابھی وہی رویہ ہے [**********************]ہم نے اس ہاؤس میں انھیں عزت دی احترام دیا۔۔۔

* مورخہ 27۔جون 2008 کی کارروائی (بوقت 11:20) میں جناب قائم مقام سپیکر نے الفاظ کارروائی سے حذف کئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس ہاؤس کے اندر جو ممبران حکومت میں بیٹھے ہیں یا جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں میں کسی کے لئے بھی غلط الفاظ استعمال نہیں ہونے دوں گا۔ جو عزت یہاں حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں کی ہے وہی عزت اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کی ہے۔ جہاں تک یہاں قائد حزب اختلاف کی بات کی گئی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس اسمبلی میں جمہوری روایات کو فروغ دینا ہے۔اسی وجہ سے ہم نے بار بار committees بنا کر اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کے لئے بھیجا ہے کہ وہ آج آکر اپنی تعداد show کر دیں Rules and Regulation میں جو لکھا ہے وہ کر دیں تو انھیں بالکل اس اسمبلی میں بیٹھنے کا حق بھی اور ان کی عزت کرنے کا بھی اس اسمبلی کو حق ہے کیونکہ وہ بھی ووٹ لے کر آئے ہیں۔آپ اپوزیشن ممبران کے بارے میں جو الفاظ استعمال کر رہے ہیں میں آپ کو یہ الفاظ بالکل استعمال نہیں کرنے دوں گا۔آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: اگر میرے الفاظ سے کسی کو دکھ پہنچا ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج لاہور میں شوکت خانم ہسپتال میں ولی خان صاحب کے بیٹے اور اسفند یار ولی کے بھائی وفات پا گئے ہیں۔پورے پنجاب کی عوام اور یہ ہاؤس ان کے دکھ میں ان کے ساتھ ہیں۔ جناب آصف علی زرداری کے حکم پر کل میں، وزیر خزانہ اور وزیر سپورٹس ان کی عیادت کے لئے گئے تھے لیکن آج صبح وہ وفات پا گئے ہیں۔ میں وزیر سپورٹس سے گزارش کروں گا کہ وہ فوراً ان سے رابطہ کر کے ہاؤس کے جذبات ان تک پہنچائیں اور اگر انہیں میت لے کر جانے کے لئے جہاز کی ضرورت ہے تو پنجاب حکومت فوری طور پر جہاز مہیا کرنے کے لئے تیار ہے۔میں دوبارہ وزیر سپورٹس سے گزارش کروں گا کہ وہ ابھی ان سے رابطہ کریں۔ پنجاب کی عوام، پنجاب کی حکومت اور یہ ایوان ان کے غم میں برابر شریک ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ آج ہمارے وزیر جیل خانہ جات نے جو بیان دیا اور کرنل صاحب نے اسے endorse کیا میں بھی اپنی طرف سے اسے endorse کرنا چاہوں گا اس کے ساتھ ہی میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میجر صاحب میرے لئے انتہائی محترم اور قابل احترام ہیں۔ جس issue پر میرے دوست بات کر رہے ہیں ان کے اپنے جذبات ہیں۔ میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں لیکن بنیادی طور پر یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے۔ یہ بڑے sensitive issue پر بات کر رہے ہیں۔ جب اس کی گہرائی میں دیکھیں گے تو بہت ساری چیزیں ہوں گی۔ ہم اور آپ سب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کو کامیاب کرنا ہے لیکن جو لوگ اس کو توڑنے کی سازش کر رہے ہیں ان کے بارے میں وفاقی حکومت seriously ایک حکمت عملی کے تحت، اپنے ایک پروگرام کے تحت میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کی قیادت میں work کر رہی ہے، اس کی طرف گامزن ہیں۔ یہ ضرور اپنے جذبات کا اظہار کریں، میرے پہلے دوستوں نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے لیکن اس چیز کو ذہن میں رکھیں کہ یہ ساری باتیں اس انداز سے کریں کہ جو وفاقی حکومت کا ایجنڈا ہے وہ متاثر نہ ہو۔ بہت مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میجر صاحب فرمائیے!

## معزز رکن اسمبلی کی جانب سے L.A.F.C.O کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرنے پر عملہ کا رد عمل

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر مختلف ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک تحریک L.A.F.C.O کے خلاف پیش کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ اسمبلی اس پر کارروائی کب کرے گی لیکن اس کی جوابی کارروائی شروع ہو چکی ہے اور وہ جوابی کارروائی اس طرح ہے کہ جب میں آج فیصل آباد سے آ رہا تھا تو کوٹ عبدالمالک کے ٹول پلازہ پر مجھے L.A.F.C.O کے ملازموں نے روکا جو کہ ایک پرائیویٹ گاڑی پر سوار تھے اور انہوں نے لال اور نیلی بتیاں لگائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مجھ سے گاڑی کے کاغذ طلب کئے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ میری گاڑی check نہیں کر سکتے۔ آپ گاڑی کو روک بھی نہیں سکتے کیونکہ آپ کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ آپ ایک پرائیویٹ ادارے کے ملازم ہیں۔ اس پر ان کے ملازم جو کہ وردیوں میں تھے وہاں پر اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے نزدیک کھڑے ہوئے ٹریفک پولیس والوں کو بلایا۔ پھر اپنے کرنل صاحب کو ٹیلیفون کیا کہ جناب ایک ایم۔پی۔اے کی گاڑی ہے جس کے اوپر ایم۔پی۔اے کی نمبر پلیٹ لگی ہوئی ہے اور وہ اپنے کاغذ ہمیں نہیں دکھا رہے۔ دفتر کے سامنے مجھے روکا گیا تو اس پر ٹیلیفون پر کرنل صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ آپ اپنی کارروائی کریں۔ پھر ایک اے۔ایس۔آئی آیا اور اس نے L.A.F.C.O کے ملازمین سے پوچھا کہ کیا کارروائی کریں؟ انہوں نے کہا کہ جی! آپ اپنی کارروائی کریں۔ اس وقت تک کافی لوگ جمع ہو گئے اور وہاں پر ایک تماشا بن گیا۔

جناب والا! یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ان کو پتا ہے کہ اب وہ خفیہ معاہدہ جو فوج کی آڑ میں ہوا تھا سامنے آ جائے گا۔ عوام کو پچھلے تین سالوں سے لوٹا جا رہا ہے اور میں تین سالوں سے ہی شور مچا رہا ہوں کہ وہاں پر عوام کو سہولتیں نہیں مل رہیں۔ وہاں پر عوام کو لوٹا جا رہا ہے۔ اب بھی یکم جولائی سے ٹول کا ٹیکس بڑھا دیا گیا ہے۔ موٹروے بنی لیکن آج تک ٹول پلازہ ٹیکس نہیں بڑھایا گیا۔ ادھر L.A.F.C.O والوں کی آمدن بڑھ رہی ہے وہ آمدن اس طرح بڑھ رہی ہے کہ ہر سال ملک میں گاڑیوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ ٹول پلازہ ٹیکس بھی بڑھا رہے ہیں۔ یہ غنڈہ گردی آج صرف میرے ساتھ نہیں ہوئی باقی ایم۔پی۔اے صاحبان کے ساتھ بھی آج یہی حرکت ہوئی ہے جو اس ٹول پلازہ سے گزر کر آئے ہیں، انہوں نے یہ جرأت صرف اس لئے کی ہے کیونکہ وہاں پر فوجی ملازمین ڈیوٹی دے رہے ہیں جو کہ خلاف قانون ہے۔ L.A.F.C.O کے وہ ملازمین جو لال اور نیلی

بتیاں لگا کر سڑک پر ٹریفک کو چیک کرتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ ٹریفک پولیس ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کر رہی یا دوسری پولیس ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کر رہی؟ ٹریفک پولیس تو ان کے ساتھ مل کر لوگوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ میں ایس۔پی شیخوپورہ سے یہ جاننا چاہوں گا کہ جو اے۔ایس۔آئی اور دوسرا عملہ اس نے L.A.F.C.O کی مدد کے لئے دیا ہے کیا انہوں نے یہ on payment حاصل کیا ہے؟ کیا ٹریفک پولیس کسی پرائیویٹ گاڑی پر چڑھ کر لوگوں کو چیک کر سکتی ہے؟

جناب والا! اگر میرے ساتھ بھی دو تین آدمی یا باڈی گارڈ ہوتے تو عین ممکن ہے کہ وہاں پر کوئی بڑا واقعہ ہو چکا ہوتا اس لئے میں چاہوں گا کہ میری اس تحریک استحقاق کو جلد از جلد انجام تک پہنچایا جائے تاکہ وہ خفیہ معاہدہ جو فوج کی آڑ میں کیا گیا ہے وہ عوام کے سامنے آ سکے۔ اب وہاں پر فوجی بیٹھے ہوئے اس پر عملدرآمد کروا رہے ہیں۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا نے ابھی جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے یہ واقعی بڑا sensitive ہے۔ یہ معاہدہ پچھلے دور میں ہوا تھا، اس میں سابق وزیر C&W چودھری ظہیر الدین جو کہ اب اپوزیشن لیڈر بننا چاہتے ہیں اور چودھری پرویز الٰہی دونوں ملوث ہیں۔ میں میجر صاحب کی اس بات کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ یہ آج کے واقعہ کے حوالے سے بھی تحریک استحقاق دیں۔ ہم اس کو out of turn take up کریں گے۔ میں نے خود سیکرٹری کو فون کیا کہ آپ میجر صاحب کو اس معاہدہ کی کاپی دے دیں۔ یہ پانچ سال پہلے معاہدہ ہوا ہے لیکن وہ اس کی کاپی دینے کے لئے تیار نہیں۔ یہ ایک بہت بڑا سکینڈل ہے، اس میں بہت بڑا گھپلا ہوا ہے جس میں چودھری پرویز الٰہی، چودھری ظہیر الدین اور دوسرے بہت سے لوگ ملوث ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کی تحریک استحقاق پر فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی جائے۔ میں روزانہ بات کرتا ہوں کہ ہم نے (ق) لیگ کے ایسے سکینڈلز قوم کے سامنے لانے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس بارے میں فوری کارروائی کی جائے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ جو آج کا وقوعہ ہوا ہے یہ انتہائی تضحیک آمیز ہے۔ معاہدہ پانچ سال پہلے ہوا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ایک ممبر کا استحقاق کیا ہے؟ میں نے اس دن بھی اس ہاؤس میں یہی بات کی تھی۔ فائیو سٹار کا مقصد نہیں تھا۔ بات اس ہاؤس کے استحقاق کی تھی۔ جب تک ہم اس ہاؤس کے ممبران ہیں ہمارا استحقاق ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب ایک ممبر اسمبلی اجلاس کے لئے آ

رہا ہو تو کیا اس کو روکا جا سکتا ہے؟ میجر صاحب نے جو واقعات بتائے ہیں اس پر آپ ان کی تحریک استحقاق منظور فرمائیں۔اس پر کمیٹی بنائیں اور یہ ایک message بھیجیں کہ اس ہاؤس کا جو ممبر ہے اس کا استحقاق above ہے اس لئے کہ یہ وہ ادارہ ہے جہاں پر قوانین بنتے ہیں۔ چاہے کوئی کرنل ہو، جنرل ہو یا بریگیڈیر وہ اس ہاؤس سے مبرا نہیں، اس ہاؤس سے اوپر نہیں ہے، نہ ہی اس ہاؤس کا ممبر ہے۔اخبارات میں بھی گاہے بگاہے سیاست دانوں کے متعلق آتا رہتا ہے،ان کی تضحیک کی جاتی ہے۔ آخر اس کا مقصد کیا ہے؟اس ملک میں زیادہ عرصہ آمریت رہی ہے۔جب بھی آمر رہے ہیں ان کے دور میں rate of corruption بڑھا ہے، لاقانونیت بھی بڑھی ہے۔آپ دیکھیں کہ آج بھی آٹھ سالوں سے ایک آمر پرویز مشرف بیٹھا ہوا ہے۔یہاں حالات کیا ہیں؟ ہماری عبادت گاہیں جو امن کا گہوارہ ہوا کرتی تھیں،اگر کسی آدمی کو رہنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی تو وہ مسجد میں چلا جاتا تھا۔وہاں اس کو سونے کے لئے جگہ مل جاتی تھی اور کھانا بھی مل جاتا تھا۔آج ہماری عبادت گاہیں ایک آمر کی پالیسی کی وجہ سے محفوظ نہیں ہیں۔ان کا مقصد یہی ہے کہ elected ممبر کی تضحیک کی جائے، لوگوں میں ان کو بدنام کیا جائے۔آپ دیکھیں کہ اگر قرضے لئے ہیں تو زیادہ تر بیوروکریٹس نے لئے ہیں۔اس میں صرف تین فیصد آپ کے elected ممبر آتے ہیں۔ قرضے معاف ہوتے ہیں تو ان بیوروکریٹس ہی کے ہوتے ہیں مگر نشانہ ہمیشہ منتخب ممبران بنتے ہیں۔اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔

And this message should be sent to all the people. The members of this House are above from every thing. They are the law makers.

آپ کسی بھی اسمبلی میں جائیں۔برطانیہ میں دیکھ لیں، امریکہ میں دیکھ لیں۔ وہاں پر ایک elected member کو تین، تین سیکرٹری ملتے ہیں، باقاعدہ دفتر ملتا ہے اس لئے وہاں پر ان کی عزت بھی ہے تو جب تک اس ہاؤس کی عزت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے اس وقت تک نہ تو ممبران کی عزت ہو گی نہ سپیکر یا وزراء کے احکامات کی پاسداری ہو گی۔اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ایک example کے طور یہ message ان کو دینا چاہئے۔شکریہ

وزیر خوراک، صحت، مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جس issue پر ابھی میرے معزز ساتھیوں نے بات کی ہے یہ بڑا serious اور سنگین قسم کا issue ہے۔

میجر صاحب نے جو بیان کیا ہے یہ بڑا افسوس ناک واقعہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعے سے نہ صرف ان کا بلکہ پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آج سے چند روز پیشتر انہوں نے ایک تحریک استحقاق پیش کی جو آپ نے کافی بحث کے بعد خصوصی کمیٹی کے سپرد کر دی تھی۔ آج کا واقعہ شاید اسی چیز کا reaction ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کمیٹی نے کب بیٹھنا ہے اور کب اس پر discussion کرنی ہے؟ چونکہ C&W کا محکمہ اس وقت میرے پاس ہے تو میں as a Minister آپ سے request کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بجائے اس کو linger on کرنے کے، بلکہ اسی ہاؤس میں چند دن کا ٹائم دیا جائے اور فوری طور پر action لیا جائے۔ ہمارے معزز ممبر کی جو بھی grievances ہیں وہ بھی سامنے لائی جائیں اور وہ خفیہ معاہدہ بھی فوری طور پر قوم کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس کے علاوہ وہ معاملہ جو آپ کے حکم سے کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا ابھی ہاؤس کے سامنے آپ خود announce کریں کہ تین دن یا چار دن کے اندر اس کی رپورٹ بھی آ جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم اس کو اس سے زیادہ برداشت کریں۔ ہم معزز رکن کے ساتھ ہیں اور ہر طرح سے ان کی grievances دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز اراکین تشریف رکھیں۔ special committee کی constitution ہو چکی ہے آج concerned Minister اس میں ایک قرارداد بھی لے کر آ رہے ہیں۔ یہ اس طرح کا مسئلہ ہے جس کے اندر اگر ہم اپنے اسمبلی کے معزز اراکین کی عزت نہیں کرائیں گے اور بد قسمتی سے آٹھ سال تک اس ملک میں جس طرح کی جمہوریت رہی ہے اس کے بعد اس اسمبلی کی جو صحیح معنوں میں عزت ہے وہ میرے خیال میں ابھی تک bureaucracy کو اور اس طرح کے جو دوسرے لوگ بیٹھے ہیں ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ متعلقہ وزیر نے جو بات کی ہے اور آپ سب کے جذبات بھی اپنی جگہ پر بجا لیکن پھر Rules and Regulation سامنے آ جاتے ہیں۔ آپ فوری طور پر کل تحریک استحقاق دیں میں Rules کو pending کر کے کل ہی اس کو take up کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے اسی اسمبلی کی sitting کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ اس کا result ہم آپ سے لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب والا! جہاں تک سنیئر وزیر صاحب اور متعلقہ وزیر صاحب نے جو بات کی ہے اور آپ نے بھی حکم دیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک معزز ایم۔پی۔اے کو روکنا اس کا استحقاق مجروح کرنا تحریک استحقاق کا آنا ایک علیحدہ بات ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ

کس قانون کے تحت ایک پرائیویٹ گاڑی پر نیلی بتی لگاتے ہیں۔ وہ تو ایک modern dacoitبن چکے ہیں اور آپ آئی۔جی کو طلب کریں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جناب مستی خیل صاحب میری آپ سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے۔جب وہ تحریک استحقاق لے کر آئیں گے اس میں سارے points ہوں گے اور جب کل وہ تحریک آجائے گی تو اس پر تمام معزز اراکین بات بھی کر لیں گے اور اس کو کل دیکھ بھی لیا جائے گا۔ میں اس معاملے پر پوری طرح ایوان کے ساتھ ہوں لیکن میری ایک کوشش ہے کہ Rules اور procedure کو follow کرتے ہوئے اس معزز ایوان کو چلائیں۔ میرے لئے اس ایوان کا ہر ممبر مقدم ہے اپوزیشن کا ممبر بھی اتنا ہی اہم ہے۔اس لئے کل جب وہ تحریک لے آئیں گے تو میں آپ کو باقاعدہ وقت بھی دوں گا اور کل اس پر بات کیجئے گا۔ میں یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ آج کا جو اجلاس ہے وہ بڑے specific مقصد کے لئے session ہے۔ میں نے ممبران کو بات کرنے کے لئے time دیا ہے۔

**جناب ثناء اللہ خان مستی خیل:** جناب والا! میں آپ کو یہ کہہ رہا تھا کہ آپ ایک immediate order pass کریں کہ نیلی بتی لگا کر وہ جو modern dacoit بن چکے ہیں، وہ کس قانون کے تحت روک رہے ہیں؟ اس بارے میں آئی۔جی کو طلب کیا جائے، سیکرٹری مواصلات وتعمیرات کو بھی طلب کیا جائے۔یہ کم از کم معاہدے میں نہیں لکھا ہوا۔جہاں تک تحریک استحقاق کی بات ہے اس میں ایک استحقاق کمیٹی بنے گی وہ علیحدہ بات ہے۔ میں ایک قانونی بات کر رہا ہوں کہ وہ کس قانون کے تحت نیلی بتی استعمال کر رہے ہیں؟ میں ایک اور بات بھی آپ کی وساطت سے House کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ کی وزیر خارجہ ڈاکٹر کونڈا لیزا رائس دو دن قبل C.N.N کو ایک انٹرویو دے رہی تھیں جس میں اس نے واضح طور پر in categorically terms یہ بات admit کی ہے کہ مشرف نے پاکستان کے اندر جو emergency impose کی جو 3۔نومبر کا ان کا اقدام ہے وہ بہت بڑا blunder ہے، بہت بڑی غلطی ہے۔آج پاکستان کے اندر امریکہ نے جو survey کروایا اس میں 86 فیصد آبادی نے میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کا سب سے popular leader قرار دیا ہے اور امریکہ کے وزیر خارجہ کی یہ statement کہ مشرف سے as a President تو treat کرتے رہیں گے لیکن عوام کی امنگوں کو عوام کی aspiration کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتے۔ میں آج یہ بھی کہتا ہوں کہ آج پاکستان کی عوام نے بھی مہر

تصدیق ثبت کر دی ہے اور بیرونی دنیا نے بھی یہ تصدیق کر دی ہے کہ ججوں کو جو فارغ کیا گیا تھا وہ غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب احمد حسین ڈیہر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیہر صاحب فرمائیں!

## سلمان رشدی کو سر کا خطاب دیئے جانے پر مسلم امہ کا احتجاج

جناب احمد حسین ڈیہر: سب سے پہلے تو میں شکر گزار ہوں کہ دو دن کے بعد آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے جو point of order پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آج کے "ایکسپریس" اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ کوئین الزبتھ نے سلمان رشدی کو سر کا خطاب دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پارٹیوں سے ہٹ کر سب سے پہلے ہم مسلمان ہیں اور حضور ﷺ کی محبت جس کے دل میں نہیں وہ مسلمان نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سراپا احتجاج ہیں کہ ایسے اقدامات کیوں کئے جاتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف پہنچے۔ دوسرا میرا point of order جس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں دو دن سے کوشش کر رہا تھا کہ بات کروں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ نے کوئی priority list بنائی ہوئی ہے جس میں ہمارا نام red list میں لکھا ہوا ہے کہ بعض آدمی ابھی سوچ رہے ہوتے ہیں کہ ہم point of order پر اٹھ رہے ہیں تو آپ انہیں پہلے ہی بلا لیتے ہیں۔ ہم میں سے کئی آدمی باہر روتے ہیں کہ ہم بار بار کہتے ہیں لیکن آپ کی توجہ اس طرف نہیں پڑتی۔ کبھی دل چاہتا ہے کہ اسی بات پر ہم واک آؤٹ کر جائیں۔ (قہقہ)

سید حسن مرتضیٰ: واقعی روتے ہیں۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جی، روتے ہیں لیکن آپ بول چکے ہیں۔ میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ نہایت اہم ہے۔ جب میں نے بجٹ پر تقریر کی تھی تو کچھ points raise کئے تھے اور سب سے پہلے جو point raise کیا تھا وہ یہ تھا کہ ہم بجٹ پر جو بات کر رہے ہیں، ویسے بھی بجٹ تو پہلے بن چکا ہے اور decide ہو چکا ہے تو اس کے بارے میں ہماری باتوں کا کیا ہوگا اور ہماری تجاویز کو کیا شکل دی جائے گی؟ میں اس کے بارے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اور اس کے لئے میں سب سے پہلے اپنے وزیر خزانہ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں اور مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں کہ

ہم نے جو بھی یہاں پر raise points کئے ہیں ان کو take up کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں action لیا گیا ہے۔ میں ان میں سے دو تین points کا حوالہ بھی یہاں پر دینا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری حکومت کے زندہ ہونے کی نشانی ہے کہ جب ہم زراعت کے بارے میں یا کسی غریب طبقے کے بارے میں raise points کرتے ہیں اور اس پر action بھی لیا جاتا ہے تو اس سے جمہوری روش نظر آتی ہے۔ ایک point میرا یہ تھا کہ شوگر مل مالکان کے کچھ لوگ بھکر میں گرفتار کئے گئے تھے جو کاشت کاروں کو ان کے پیسے ادا نہیں کر رہے تھے اور میں نے اس پر اعتراض کیا تھا۔ کل جو وزیر خزانہ نے کہا ہے اور انہوں نے اس بات کو مان لیا ہے اور ensure کیا ہے کہ آئندہ جو بھی کاشت کاروں کی payment نہیں کرے گا تو ان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرا کھاد کی subsidy کے بارے میں، میں نے بات کی تھی، صوبائی حکومت نے کہا ہے کہ ہم وفاقی حکومت کو اس کی سفارش کریں گے۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں کیونکہ وزیر خزانہ نے بجٹ پر اپنی wind up speech کر دی ہے۔

**جناب احمد حسین ڈیہر:** جناب والا! کل بھی آپ نے مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا اور اب بھی بٹھا رہے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔

**جناب احمد حسین ڈیہر:** باقی جتنے لوگوں نے جتنی دیر بھی بولا ہے آپ نے کسی کو یہ نہیں کہا۔ میں ایک دو points اور پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد بیٹھ جاتا ہوں۔ غیر حقیقی منافع کے بارے میں بات کی تھی اس کے لئے بھی ایوان میں کمیٹی بنا دی گئی ہے میں اس کے لئے شکر گزار ہوں۔ سود کی معافی کے لئے کہا تھا اس کے متعلق بھی کمیٹی بن گئی ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کی تیاری کے بارے میں جو ایک تاریخی اقدام کیا گیا ہے کیونکہ ترقیاتی منصوبوں کی تیاری کے بارے میں کبھی بھی اعتماد میں نہیں لیا جاتا تھا ابھی وزیر خزانہ صاحب نے کہا ہے کہ pre budget session منعقد ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہو رہا ہے اور میں اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بجٹ کی grants جو collapse ہو جاتی تھیں اس کے لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ محکموں کا جائزہ لیا جائے گا اور اس بات کو ensure کیا جائے گا کہ grants collapse نہ ہوں۔ اب آخری بات کر کے میں بیٹھ رہا ہوں اور آپ کے صبر کا امتحان نہیں لینا چاہتا۔ ٹریکٹر کے

بارے میں ایک لاکھ روپے سے دو لاکھ روپے subsidy کر دی گئی ہے۔ میں اس سلسلے میں request صرف یہ کرنا چاہتا ہوں اور تجویز یہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ جو ایک لاکھ کی subsidy دے رہے ہیں اس میں وہ طبقہ فائدہ اٹھا رہا ہے جو ٹریکٹر لینے کی سکت رکھتا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ دوسرے لاکھ روپے کی جو subsidy آپ دے رہے ہیں وہ اگر آپ دس ایکڑ تک کی اراضی والے کاشت کار کو مفت laser leveling کر دیں اور اس پیسے کو اس طرف convert کر دیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بندہ ٹریکٹر لے ہی نہیں سکتا اور دس ایکڑ سے کم زمین ہے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھالے گا اور جو ٹریکٹر لینے والا ہے وہ بھی فائدہ اٹھالے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر اقلیتی امور!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی معزز رکن یہاں پر فرما رہے تھے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے points raise کئے ہیں اور اس پر آپ نے committees بھی بنائی ہیں۔ آپ نے میری ذمہ داری بھی لگائی تھی جس کے محرک شیخ علاؤالدین ہیں اور وہ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ ان کی طرف سے point of order پر ایک بات ہوئی تھی اور انہوں نے ایک نشاندہی کی تھی جو کہ محرومیوں کا شکار لوگوں کے لئے تھی اور ایسے زمرے میں دلدار پرویز بھٹی صاحب کی فیملی کے حوالے سے انہوں نے بات کی تھی کہ ان کی بیوہ اور ان کے بچوں کو کوارٹر سے بے دخل کیا جا رہا ہے تو انہوں نے یہاں پر بات کی تھی اور آپ نے مجھے یہ ذمہ داری سونپی تھی۔ میں اس کی رپورٹ آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ ہم نے یہ بات قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کے گوش گزار کی تھی۔ انہوں نے دلدار پرویز بھٹی کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری ایکشن لیا ہے اور کوارٹر کے لئے 2 سال کی extension کا آرڈر دیا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کی فیملی کے لئے 5 لاکھ گرانٹ کا بھی اعلان کیا ہے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں) اس کے بعد میں دوبارہ لیتا ہوں۔ بسرا صاحب! پلیز۔ شیخ صاحب! ہم صبح سے سرکاری کارروائی شروع نہیں کر سکے اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

The Punjab Finance Bill 2008 Bill No. 7 of 2008, laying of the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2008-09.

اس سے قبل کہ میں سرکاری کارروائی کا آغاز کروں۔ایک ممبر کی arrest کی intimation موصول ہوئی ہے۔وہ میں پڑھنا چاہوں گا۔

## میاں اجمل آصف ایم۔پی۔اے پی پی۔63 کی گرفتاری کی اطلاع

**MR ACTING SPEAKER:** Intimation about arrest of Mian Ajmal Asif M.P.A PP-63 Faisalabad. An intimation regarding arrest of Mr. Muhammad Ajmal M.P.A PP-63 Faisalabad was communicated from Mr. Abdul Majeed the Regional Police Officer, Faisalabad vide his letter No. 17716-18/legal Dated: 25-06-2008 received in the Assembly Secretariat through fax on 26-06-2008 at 8:40am. The said intimation under rule 79 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, is to be written it out in the Assembly, pursuing to the provisions of rule 79 read with rule 77, the intimation is as under;

On 24-06-2008 Muhammad Arshad Raja submitted an application to S.H.O Police Station Thikrywala stating there in that on the same day at about 11:00am. He along with his co-worker labourers of power looms were going on Raja Road to discuss problems of labourers and their demands as well as the issue of termination of services of some labourers. When they reach in front of Mian Abid weaving factory Mian Ajmal Asif M.P.A P.M.L(Q) armed with Kalashinkovs came out of the factory along with Mian Hanif s/o Muhammad Nazir etc residence of chak No. 67 JB

Sadhar and some unknown persons who were also caring for fire on clubs etc. Mian Ajmal Asif M.P.A exalted his co-accused that instead of fulfilling the demands of labourers they may be taught a lesson. Muhammad Ajmal Asif opened the fire as a result of which Muhammad Nadir S/o Nazir Ahmad received fire on injuries at his legs and was seriously wounded. Mian Hanif also fires which hit on the leg of Ghulam Murtaza. His co-accused also opened the fire as a result of which Irfan S/o Safdar Hussain, Shabir S/o Muhammad Sadiq, Muhammad Azeem S/o Habib ullah, Muhammad Afzal S/o Muhammad Younis, Abdul Rashid S/o Bashir, Rashid S/o Muhammad Akram, Abdul Jabbar S/o Muhammad Akram and Ali Ahmad sustained fire on injuries. On this report subject case was registered while Mian Ajmal Asif M.P.A and his thirteen co-accused have been arrested and fire arms, that is, 6 Kalashinkovs, 2 Rifles, 2 44bore, 1 repeater, 1 rifle 7mm, 2 pistols 30bore, 1 air gun have been recovered from their possession.

تو یہ intimation report ہے جو آج اسمبلی کے اندر receive ہوئی ہے۔ جی، راجہ صاحب!

**سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی:** (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پچھلے 5 سال آپ اس ہاؤس میں موجود رہے اور یہ صحافی بھائی ہمارے ساتھ رہے۔ بے شمار ایم۔پی۔اے/ منتخب نمائندوں کو گرفتار کیا گیا۔ جس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں، جس طرح آج آپ نے ایک ایم۔پی۔اے کے arrest ہونے کی رپورٹ اس ہاؤس میں دی ہے۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ 5 سال جو کام نہیں ہوا، پہلا arrest جو ہوا ہے وہ آپ کی حکومت میں ہاؤس کے علم میں لایا گیا اور میرے صحافی بھائی اس بات کے گواہ ہیں کہ میں پنجاب حکومت کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ہم

نے یہاں اس قوم سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم قانون پر عمل کرائیں گے اور غیر جانبدار رہیں گے اور کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی۔ آج ہم نے اس کا ثبوت اس ایوان میں اور اس قوم کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

دوسرا کل میں نے صحافی بھائیوں سے وعدہ کیا تھا۔ اعجاز مان کو suspend کیا ہے اور اس کی انکوائری S.P investigation کے پاس ہے۔ میں صحافی بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ جن دوستوں نے اس انکوائری میں شامل ہو کر اپنے بیانات ریکارڈ کروانے ہیں وہ اپنے ٹیلی فون نمبرز کے ساتھ لسٹ مجھے بھیج دیں۔ میں وہ لسٹ ایس۔پی کو بھیج دوں گا اور وہ خود ان سے رابطہ کر کے اپنے پاس بلا کر انکوائری کریں گے اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کر دوں گا۔ شکریہ

## سرکاری کارروائی

### مسودہ قانون (جو ایوان میں زیر غور لایا گیا)

### مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008

(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2008)

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Finance Bill, 2008. Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE:** Sir, I move:

> "That the Punjab Finance Bill 2008 be taken into consideration at once.''

**MR. ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Finance Bill 2008 be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Finance Bill 2008 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE – 2**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, we take up the Bill clause by clause. Now, clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE – 3**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

> "That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE – 4**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, clause 4 of the Bill is under consideration. An amendment has been received in it from Finance Minister. He may move it.

**MINISTER FOR FINANCE**: Sir, I move:

> That in clause 4 of the Bill, as introduce in the Assembly, for the words "one hundred percent of the payment for admission or one hundred rupees per admission ticket, whichever is higher", appearing in lines 4-5, the words "two hundred percent of the payment for admission or two hundred rupees per admission ticket, whichever is higher" be substituted.

**MR. ACTING SPEAKER:** The amendment moved is:

> That in clause 4 of the Bill, as introduce in the Assembly, for the words "one hundred percent of the payment for admission or one hundred rupees per admission ticket, whichever is higher", appearing in lines 4-5, the words "two hundred percent of the payment for admission or two hundred rupees per admission ticket, whichever is higher" be substituted.

The amendment moved and the question is:-

> That in clause 4 of the Bill, as introduce in the Assembly, for the words "one hundred percent of the payment for admission or one hundred rupees per admission ticket, whichever is higher", appearing in lines 4-5, the words "two hundred percent of the payment for admission or two hundred rupees per admission ticket, whichever is higher" be substituted.

(The motion was carried.)

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, the question is:

"That clause 4 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

**CLAUSE – 5**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE - 6**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE – 1**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

''That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR. ACTING SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE:** Sir, I move:

"That the Punjab Finance Bill 2008 be passed."

**MR. ACTING SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2008 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2008 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 09-2008 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MR. ACTING SPEAKER:** Now Minister for Finance to lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2008-09. Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE:** Sir, I lay:

"The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2008-09."

**MR. ACTING SPEAKER:** The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2008-09 has been laid. Now the Minister concern Mr. Kamran Michel.

## دو اراکین اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں شمولیت کی تحریک

جناب قائم مقام سپیکر: جناب کامران مائیکل خصوصی کمیٹی میں مزید دو ارکان اسمبلی کی شمولیت کی تحریک پیش کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"مورخہ 6۔جون 2008 کو قواعد انضباط کار کے قاعدہ 187 کے تحت اسمبلی کی تشکیل کردہ خصوصی کمیٹی میں مزید دو ارکان محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ ایم۔پی۔اے اور محترمہ شازیہ اشفاق مٹو ایم۔پی۔اے کو بھی منتخب قرار دیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"مورخہ 6۔جون 2008 کو قواعد انضباط کار کے قاعدہ 187 کے تحت اسمبلی کی تشکیل کردہ خصوصی کمیٹی میں مزید دو ارکان محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ ایم۔پی۔اے اور محترمہ شازیہ اشفاق مٹو ایم۔پی۔اے کو بھی منتخب قرار دیا جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"مورخہ 6۔جون 2008 کو قواعد انضباط کار کے قاعدہ 187 کے تحت اسمبلی کی تشکیل کردہ خصوصی کمیٹی میں مزید دو ارکان محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ ایم۔پی۔اے اور محترمہ شازیہ اشفاق مٹو ایم۔پی۔اے کو بھی منتخب قرار دیا جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور میں پچھلے تین ہفتوں سے کوئی نئی گاڑی رجسٹرڈ نہیں ہو رہی۔ اس کی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ ایک executive order جاری کیا گیا ہے کہ جو بھی نئی گاڑیوں کا خریدار ہے چاہے وہ کوئی خاتون ہے یا کوئی بھی ہے اس کو personally رجسٹریشن اتھارٹی آنے کے لئے کہا جا رہا ہے جو کہ اس لئے ناممکن ہے کہ 80 فیصد گاڑیاں لیزنگ اور بنکوں کے نام پر ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے per day average 400 گاڑیاں رجسٹرڈ ہو رہی تھیں اور ان 400 گاڑیوں کا revenue کا اندازہ لگالیں کہ وہ کتنی بڑی amount بنتی ہے۔ 30۔جون کو ختم ہونے والے financial year میں حکومت کو اس مد میں کروڑوں روپے خسارے کا سامنا ہے۔ خسارے کے علاوہ لوگوں کو اس میں شدید تکلیف اور غم وغصہ ہے میں یہ چاہتا ہوں اور میری آپ سے استدعا ہے کہ وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو باقاعدہ ہدایت جاری کریں کہ اس مسئلے پر فوری طور پر stake holders کو بلائیں اور ان سے discuss کریں۔ صرف 4 دن رہ گئے ہیں آپ حیران ہوں گے کہ اس وقت تقریباً 10 سے 12 ہزار گاڑیوں کے revenue کا مسئلہ ہے اور لوگوں کے لئے یہ بہت بڑا معاملہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گا کہ اس میں delay بالکل نہ کیا جائے

کیونکہ یہ ایک ایسا issue ہے جس پر اگر آج ہم نے ایک دن بھی delay کیا تو حکومت کو جو اس وقت revenue کی شدید ضرورت ہے وہ بھی ضائع ہو گا۔ لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ ہم ان کی اس پریشانی میں ان کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا معاملہ یہ ہے کہ میں نے اس معزز ایوان کے سامنے درخواست کی تھی کہ دلدار پرویز بھٹی صاحب کی بیوہ کے لئے کچھ کیا جائے۔ اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جو مہربانی کی ہے میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں نے بیوہ سے بات کی تھی۔ انہوں نے مجھ سے یہ کہا کہ ان کو order بھی مل گئے ہیں۔ جس پر میں ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اس میں آپ نے بھی بہت مہربانی کی تھی اور وزیر صاحب نے بھی اس میں کام کیا لیکن اس بیوہ نے استدعا کی ہے کہ مجھے جو دو سال کا وقت دیا گیا ہے اس میں تھوڑا سا اور اضافہ کر دیا جائے اور وہ جو 5 لاکھ روپیہ ان کو دیا ہے۔ مزید میری بہتری کے لئے کسی پلاٹ کے لئے ایسی صورت پیدا کر دی جائے تاکہ میں بچوں کا سر چھپا سکوں۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جلد action لے کر ایک بیوہ کو پریشانی سے بچایا ہے۔ میرے بس یہ دو معاملات ہیں جن پر میں آپ کی خاص طور پر توجہ چاہتا ہوں کہ آج ہی کمیٹی بنائی جائے تاکہ لوگوں کو پریشانی سے بچایا جائے۔ بہت شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، وزیر خوراک!

**وزیر خوراک، صحت، مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران):** جناب سپیکر! ابھی شیخ صاحب نے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے نشاندہی کی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج الیکشن ہے اور وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا بھی الیکشن ہے اور یہ ایمرجنسی کی طرف بات لے کر جا رہے ہیں کہ 3/4 روز رہ گئے ہیں اور اس پر فوری action کی ضرورت ہے۔ میں ان کے behalf پر House کو ensure کراتا ہوں کہ انشاء اللہ آج ہی سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے بات ہو گی اور صبح اس بارے میں آپ کو رپورٹ پیش کی جائے گی۔ شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن آج الیکشن نہیں لڑ رہے بلکہ آج وہ الیکشن جیتنے کا جشن منا رہے ہیں کیونکہ وہ کل کے بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔

**جناب شاہان ملک:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، ملک صاحب!

**جناب شاہان ملک:** شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے میجر صاحب نے تحریک استحقاق کا ذکر کیا اور اس پر کافی تفصیل سے بات ہوئی۔ سید ناظم حسین شاہ صاحب جو کہ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے بڑے خوبصورت انداز سے استحقاق کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ ایوان میں جتنے بھی معزز اراکین موجود ہیں یہ پنجاب کی 8 کروڑ عوام کی نمائندگی کرتے ہیں جن کو ہزاروں لاکھوں لوگوں نے منتخب کر کے اس ایوان تک پہنچایا ہے یہ تمام کے تمام ذمہ دار لوگ ہیں۔ جب کوئی معزز رکن ایوان میں آکر تحریک استحقاق جمع کرواتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جو معاملہ کمیٹی میں چلا جاتا ہے اور پھر سیر کرتا ہوا آتا ہے۔ اب میجر صاحب نے جو تحریک استحقاق کا معاملہ House میں پیش کیا وہ بھی ایک procedure میں چلا گیا جو بھی پرانے Rules ہیں، جو بھی طریق کار ہیں۔ اگر خدانخواستہ کل کوئی سانحہ ہو جاتا تو کیا ہوتا؟ میری اس ایوان کے ممبران کی موجودگی میں آپ سے گزارش ہے کہ اس میں اگر کوئی Rules ہیں تو ان کو amend کیا جائے، کوئی قرارداد لانے کی ضرورت ہے تو قرارداد لائی جائے اور اس ایوان کے تمام معزز اراکین کی عزتوں اور ان کے استحقاق کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ایسا معزز رکن جو اپنے حلقہ سے منتخب ہو کر آیا ہے وہ اپنی اس اتھارٹی کا ناجائز فائدہ اٹھائے گا کیونکہ استحقاق مجروح کرالیں اور پھر تین تین ہفتے بیٹھے رہیں کہ کمیٹی کا فیصلہ آئے گا تو ایسا ہوگا، ویسا ہوگا۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس کو جتنا مختصر سے مختصر کریں وہ تمام معزز اراکین کے لئے بہتر ہوگا۔ شکریہ

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے House کے علم میں ایک اہم بات لانا چاہتی ہوں۔ جس طرح پچھلے سات آٹھ سال کے اندر ملک کے تمام اداروں کا بیڑا غرق کیا گیا وہاں پر سپورٹس کا جو محکمہ ہے اس کی بھی حالت کا اندازہ ہم مختلف خبروں سے روزانہ لگاتے رہتے ہیں۔ مختلف بورڈز اور کھلاڑیوں کی اس وقت جو کارکردگی ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ اس

میں اہم بات یہ ہے کہ اگلے مہینے سے اولمپکس شروع ہو رہے ہیں اور ہمارے تمام صوبوں کی representationاولمپکس سے ہو رہی ہے لیکن بد قسمتی سے پنجاب جو سب سے بڑا صوبہ ہے جہاں پر کھلاڑیوں نے ہمیشہ پنجاب کے صوبے کی عزت بڑھائی ہے۔ بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ اس دفعہ اولمپکس میں شرکت کرنے کے لئے جو دستہ جا رہا ہے اس میں پنجاب کی نمائندگی نہیں ہے اور وزیر سپورٹس نے مجھے بتایا تھا کہ ان کی اس معاملے میں کافی دفعہ بات ہوئی ہے لیکن پنجاب کو اس میں نمائندگی نہیں دی جا رہی۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس میں intervene کریں کیونکہ پنجاب کی نمائندگی اولمپکس کے اندر ہونا پنجاب کے کھلاڑیوں اور ان کے moral کے لئے حتیٰ کہ پنجاب کے سپورٹس کے محکمے کے لئے بہت ضروری ہے۔ میں جناب! سے گزارش کروں گی کہ اس کا interveneکریں کیونکہ ہمارے معاشرے میں پہلے ہی اتنا depressionہے۔ اگر تھوڑے بہت لوگوں کو کھیلنے کا موقع ملتا ہے اور اس طرح سے صحت مند تفریح مل سکتی ہے تو اس سے ہمیں کھلاڑیوں کا moral downہونے سے بچانا چاہئے اور پنجاب کی نمائندگی اولمپکس کے اندر ضروری ہونی چاہئے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** راؤ کاشف صاحب!

**راؤ کاشف رحیم خان:** جناب سپیکر! جو افسوس ناک واقعہ میجر عبدالرحمٰن کے ساتھ ہوا ہے تو میں قانون کی بات کرتا ہوں کہ جب تک کوئی سخت actionنہیں لیا جائے گا تب تک ممبران کی کوئی عزت نہیں ہوگی۔ میری آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ کم از کم فوراً اُن کے خلاف F.I.Rدرج کی جائے اور انہیں suspendکیا جائے تاکہ انہیں پیغام جائے اور آئندہ کسی کے ساتھ ایسا نہ ہو سکے۔ شکریہ

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، چنیوٹی صاحب!

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! آج کے اخبارات میں آیا ہے کہ ہمارے پنجاب کے وزیر زراعت اور ان کی ٹیم نے یہاں لاہور میں ایک دکان پر چھاپہ مارا ہے اور جعلی ادویات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جس کی قیمت تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے ہے، قبضے میں لیا ہے اس پر میں وزیر موصوف کو مبارک پیش کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے جو اعلان کیا تھا کہ ہم ہر قسم کی کرپشن کو ختم کریں گے اور اس کے خلاف actionلیں گے ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا ہے لیکن میں ایک اور کرپشن کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسے تمام سرکاری ملازمین جو اپنی مدت ملازمت پوری کر چکے ہوں ان کی مدت ملازمت میں توسیع نہیں کی جائے گی لیکن میری معلومات کے مطابق اس وقت گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں

36 کے لگ بھگ ایسے پروفیسرز ہیں جو اپنی مدت ملازمت پوری کرنے کے باوجود توسیع لے کر اپنے ماتحت پروفیسر حضرات کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک کرپشن ہے اور اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس سلسلے میں آپ اپنی Ruling ضرور ہمارے سامنے لے آئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبارات میں ہم نے یہ خبر بھی پڑھی ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے حکومت سے یہ سوال کیا ہے کہ آخر ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو محسنِ پاکستان ہیں ان کو اپنے رشتے داروں سے ملنے سے کیوں روکا جا رہا ہے اور ان کو علاج معالجہ کی سہولت کیوں فراہم نہیں کی جا رہی؟ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو محسنِ پاکستان ہیں اور وہ تمام قوم کے محسن ہیں۔ آج ان کے اوپر بلاوجہ جو قدغنیں لگائی گئی ہیں، کہا یہ جاتا ہے کہ ہم نے انہیں آزاد چھوڑا ہوا ہے، کوئی ان پر رکاوٹ نہیں ہے لیکن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے remarks یہ ہیں کہ مجھے دانتوں کی تکلیف ہے اور مجھے علاج کی بھی اجازت نہیں دی جا رہی۔ اس لئے میری آپ سے request ہے کہ آپ وفاقی حکومت سے یہ سفارش کریں کہ محسنِ پاکستان کے ساتھ انسانی حقوق کے تقاضے پورے کئے جائیں اور ان کو تمام سہولیات فراہم کی جائیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ مولانا صاحب نے پہلے بھی اس قسم کی باتیں House میں کی ہیں۔ دو تین ایسے issues جسے خواہ مخواہ create کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے میں سمجھتی ہوں کہ ایسے لوگوں یا عناصر پر نظر رکھنی چاہئے جو ہماری coalition کے خلاف یا ہماری intentions کے خلاف بات کریں۔ جہاں تک ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی بات ہے تو میں اس House میں categorically یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو پچھلی گورنمنٹ نے زیر حراست رکھا اور ان کو علاج معالجے کے مسائل بھی پچھلی حکومت میں تھے۔ اس دفعہ اللہ کے فضل و کرم سے وفاقی حکومت کی ہدایات پر وہ آزاد ہیں، ان کا علاج ہو رہا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ media کے ساتھ ان کا interaction پچھلے بہت سالوں سے بند تھا اور اس وقت وفاقی حکومت کی intervention سے وہ media سے بات بھی کر سکتے ہیں اور مکمل طور پر آزاد ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ House میں اس قسم کی بات کر کے ایسا image دینے کی کوشش کرنا غلط بات

ہے۔ وفاقی حکومت تو آپ کی اپنی حکومت ہے۔ ہر وقت اگر ایک controversial بات وفاقی حکومت کے بارے میں کی جائے گی تو وہ ناقابل برداشت ہے۔ پہلے بھی سزائے موت کے issue پر بات ہوئی تو میں نے اسے clear کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ کچھ لوگوں کو سمجھ نہیں آئی تھی اور کل دوبارہ سے اس issue کو اٹھایا گیا ہے۔ میں گزارش کرتی ہوں کہ اس قسم کی باتوں سے آپس میں نفرتیں اور دوریاں بڑھ سکتی ہیں اس لئے ایسی controversial بات نہ کی جائے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہمارے قومی ہیرو ہیں اور ہم سے زیادہ ان کو کون جانتا ہے کہ اس پورے atomic plan میں ان کو جناب ذوالفقار علی بھٹو لے کر آئے تھے اور وہ اس کے خالق ہیں اور انہوں نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو Switzerland سے بلایا تھا تو پھر انہوں نے آکر ہمارے atomic plan کو take over کیا تھا۔ ہم سے زیادہ ان کی care کرنا کوئی نہیں جانتا۔ وفاقی حکومت نے مکمل طور پر ان کو facilitate کیا ہے اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میں یہاں پر صرف اتنی بات کروں گا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان، جس طرح آپ نے فرمایا ہے اور جو اس House کے جذبات ہیں وہ حقیقی معنوں میں پاکستان کے ہیرو ہیں۔ جس طرح قومی ہیروز کا خیال رکھا جانا چاہئے اور اگر اس میں کوئی کمی ہے تو اس کمی کو بھی دور کیا جانا چاہئے۔

**جناب آصف منظور موہل:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، موہل صاحب!

**جناب آصف منظور موہل:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف اس بات پر پوائنٹ آف آرڈر کرنا چاہتا ہوں جو ہماری بہن عظمیٰ بخاری صاحبہ نے ابھی الفاظ کہے ہیں۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قاعدے اور قوانین کے اندر آپ cross talk نہیں کر سکتے۔ اگر ایک پوائنٹ آف آرڈر raise کیا گیا ہے تو اس کا جواب صرف سپیکر کے پاس ہے لہذا آپ ان کی بات کا جواب نہیں دیں گے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہے تو وہ کر لیں۔

**جناب آصف منظور موہل:** جناب سپیکر! میں یہی بات آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ہم یہاں پر جو بھی بات کریں گے آپ کو ہی مخاطب کریں گے۔ میری آپ کے توسط سے معزز اراکین سے گزارش ہے

کہ جب بھی ممبران کے بارے میں بات ہو تو "عناصر یا لوگ" اس قسم کے الفاظ نہیں ہوتے، معزز رکن اسمبلی کے الفاظ ہوتے ہیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت اچھی بات ہے۔

**جناب عبدالوحید چودھری:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب عبدالوحید چودھری:** جناب سپیکر! ابھی ایک معزز رکن نے ایک خبر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ بہت ساری جعلی ادویات پکڑی گئی ہیں۔ میں اس مسئلے پر منسٹر صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا کہ یہ بڑا حساس مسئلہ ہے۔ practically میرے ساتھ بھی ایک دو واقعات گزرے ہیں کہ یہ جعلی ادویات جو لاہور یا پورے پاکستان میں لیبارٹریاں ہیں وہ بناتی ہیں لیکن ہمارے جو ڈرگ انسپکٹر ہیں وہ چھوٹے چھوٹے میڈیکل سٹوروں پر چلے جاتے ہیں اور وہاں سے اگر کوئی جعلی دوائی برآمد ہوتی ہے تو وہ اس پر ایف۔آئی۔آر درج کر لیتے ہیں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ میرے علم میں بھی ہے dope test injection ملتان میں پکڑے گئے، ہم نے investigate کیا۔ یہ الشفاء لیبارٹری لاہور نے بنائے تھے۔ یہ بہت بڑا مافیا ہے، جو ہر دفعہ بچ جاتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کا سوال ہے۔ نہ تو میڈیکل سٹور والے کے پاس ذرائع ہیں، نہ اس کے پاس مشینری ہے، نہ وہ میٹریل import کرتا ہے اور نہ وہ اس کو بنا سکتا ہے۔ اس کا تمام مدعا غریب جو پانچ دس پندرہ روپے کی خاطر ہوتا ہے اس پر ڈال دیا جاتا ہے۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اگر کوئی ایسا کیس ہو اس جگہ پر پہنچا جائے جہاں یہ چیز بنتی ہے۔ بہت شکریہ

**محترمہ طلعت یعقوب:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، محترمہ طلعت یعقوب!

**محترمہ طلعت یعقوب:** جناب سپیکر! ڈاکٹر قدیر صاحب اس ملک کے ہیرو ہیں لیکن Atom Bomb کے Father of Nation ذوالفقار علی بھٹو ہیں۔ میں آج اس معزز ہاؤس میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ جس جگہ پر آج ہم کھڑے ہیں اس مشکل جمہوری سفر میں عوام کے ساتھ ساتھ نہ صرف ہمارے کارکن بلکہ ہمارے تمام لیڈرز نے بھی انتھک جدوجہد کی، ہمارے ساتھ ساتھ چلے اور انہوں نے بھی قربانیاں دی ہیں۔ جمہوریت کے اس سفر میں پاکستان کی

تمام سیاسی جماعتوں، وکلاء، صحافی بھائیوں، تاجر بھائیوں، کسان بھائیوں، سول سوسائٹی کے لوگوں، طالب علموں اور یونین والوں کے علاوہ تمام عوامی لوگ اس جمہوری سفر میں ہمارے ساتھ ساتھ، شانہ بشانہ چلے ہیں۔ اس جمہوری سفر میں سب نے اپنی بساط کے مطابق ہمارے ساتھ حصہ لیا ہے مگر پاکستان کی اس جدوجہد میں سب سے بڑی بازی، سب سے بڑی عظیم قربانی I repeat the words ہماری قائد Twice elected prime minister of Pakistan محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے دی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسلم ممالک کی پہلی اور کم عمر خاتون نے جمہوریت کے لئے قربانی دی۔ وہ قربانی پاکستان کی تقدیر، چاروں صوبوں کی زنجیر، قائد جمہوریت international leader اور عظیم باپ first elected Prime Minister جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کی عظیم بیٹی نے دی۔ انہوں نے جمہوریت کے لئے لہو کا چراغ روشن کیا ہے۔ دوسرے سپوت پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب آصف علی زرداری "مرد حر" نے اپنی ہمت، بہادری، جواں مردی سے مسلسل ساڑھے گیارہ برس اس جمہوریت کی آزادی کی خاطر قید تنہائی برداشت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی کے لاکھوں کارکنوں کی قربانیوں کو کبھی بھی نہیں بھلایا جا سکتا۔ جمہوریت کے اس سفر میں میاں برادران، مسلم لیگ (ن) کے قائد کی جدوجہد اور ان کی قربانیوں کو بھی برابر سراہا جاتا ہے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اور ان کی فیملی نے بھی آٹھ سال کی قید و بند اور ملک بدری جیسی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور ان کے کارکن بھی ان کے ساتھ ساتھ شانہ بشانہ چلے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج اس معزز ہاؤس میں ان قاتلوں کو ان ظالموں کو، ان ڈکٹیٹروں کو کہہ دینا چاہتی ہوں جنہوں نے ہمارے قائد ذوالفقار علی بھٹو کو شہید کیا، جنہوں نے شاہنواز بھٹو کو شہید کیا، جنہوں نے مرتضیٰ بھٹو کو شہید کیا اور جنہوں نے ہماری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کیا، میں ان کو کہہ دینا چاہتی ہوں کہ "تم کتنے بھٹو مارو گے، ہر گھر سے بھٹو نکلے گا"۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**وزیر کھیل، امور نوجواناں و ثقافت (جناب تنویر الاسلام):** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر کھیل، امور نوجواناں و ثقافت (جناب تنویر الاسلام):** جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں نے سنگین ولی خان کے لواحقین سے رابطہ کیا ہے۔ انہوں نے پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے کہ پنجاب حکومت نے میت لے جانے کے لئے جہاز offer کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کا بہت بہت

شکریہ۔ پنجاب حکومت کے ہم بہت مشکور ہیں کہ جنہوں نے اتنا تعاون کیا بالخصوص راجہ صاحب کا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس فاضل ممبر نے جنازے پر آنا ہو تو چھ بجے ان کی نماز جنازہ پشاور میں ہو گی۔

**جناب شہزاد سعید چیمہ:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب شہزاد سعید چیمہ:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ اور وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے ایک چھوٹی سی وضاحت طلب کرنا چاہوں گا کہ 2005 کے بعد گاڑیوں پر لگژری ٹیکس لگ گیا اب کچھ سرکاری محکمے ایسے ہیں جیسا کہ کسٹمز، آرمی جن کی 1990 اور 1980 ماڈل کی گاڑیاں ابھی چھ ماہ پہلے نیلام کی ہیں آیا یہ ٹیکس 90, 1980 ماڈل کی گاڑی پر بھی لگے گا یا نہیں کیونکہ وہ گاڑی چھ لاکھ روپے میں auction میں ملی ہے اور اب اگر آپ اس پر تین لاکھ روپے ٹیکس لگا دیں گے تو میرا نہیں خیال کہ وہ خریدار کے لئے باعث سہولت ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ کی وساطت سے یہاں پر وزیر زراعت موجود نہیں ہیں لیکن میں ان سے ایک درخواست کرنا چاہوں گا کہ جب بھی کسی فصل کی بجائی کا وقت آتا ہے تو اس فصل کا بیج، زرعی ادویات اور کھادیں ہمیشہ ناپید ہو جاتی ہیں یا ان کا rate آسمان سے باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اب آج کل مکئی کی کاشت ہو رہی ہے۔ مکئی کا بیج اگر پہلے چار ہزار روپے کا بیگ ملتا تھا تو اب وہ چھ ہزار روپے کا بیگ ملتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اس کی credibility ختم ہو گئی ہے۔ بیج بھی آپ سیڈ کارپوریشن آف پنجاب ، سیڈ کارپوریشن پاکستان یا کسی ملٹی نیشنل کمپنی سے لے لیں اس کی credibility جو پہلے ہوا کرتی تھی اب انتہائی معذرت کے ساتھ وہ نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت سے درخواست کروں گا کہ کم از کم اس کی availability اور اس کا rate ضرور insure کیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک اور بات یہ کہ متعلقہ ڈی۔ سی۔ او صاحبان جتنے بھی اضلاع کے ہیں، زرعی ملک ہے، agro based economy ہے تقریباً 80 فیصد ممبران زراعت کے پیشے سے منسلک ہیں، ہر ہفتے یا دس دن کے بعد Agriculture Department ضلع بھر میں اپنی working کرے، چھاپے مارے، دوائیاں چیک کرے، وہ ساری رپورٹ جو ڈی۔ سی۔ او کو جائے وہ متعلقہ ایم۔ پی۔ اے حضرات تک بھی پہنچے۔ یہاں پر میرے ایک بھائی نے بات کی تھی کہ میڈیکل سٹور والے کا کوئی قصور نہیں ہوتا یا زرعی دوائی بیچنے والے کا کوئی قصور نہیں ہے، پیچھے ایک مافیا

بیٹھا ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میڈیکل سٹور والے کے علم میں بھی ہوتا ہے کہ دس روپے والے ٹیکے کی credibility کیا ہے اور زرعی ادویات والے کو بھی بڑا پتا ہوتا ہے کہ جو آٹھ سو روپے لٹر والی دوائی بیچ رہا ہے وہ ایک نمبر ہے یا دو نمبر ہے، وہ بھی اتنا ہی ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! ایک فاضل ممبر نے پنجاب کے حوالے سے سپورٹس کی بات کی تھی۔ پنجاب کا حسن باقی تمام کھیلوں کے ساتھ ساتھ کبڈی میں بھی رہا ہے۔ پاکستان کی کبڈی ٹیم جس کی ہمیشہ representation پنجاب نے کی، زیادہ تر ممبران پنجاب کے ہوتے تھے۔ یہ وہ کبڈی ٹیم ہوتی تھی جو انڈیا میں جا کر انڈیا کو ہرا کر آیا کرتی تھی یا انڈیا کو بلا کر یہاں پر ہرایا کرتی تھی۔ کبڈی کی گیم کے flow کے لئے وزیر سپورٹس کو ضرور ہدایت کی جائے کہ وہ اس کو تھوڑا سا promote کریں۔ بہت شکریہ

**جناب احمد خان بلوچ:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب احمد خان بلوچ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں مظلوم طبقے کی طرف سے جو ہمارے حلقے کے لوگوں کی طرف سے آواز آ رہی ہے وہ پورے پنجاب کی آواز ہے۔ ہمارے کئی معزز ممبران نے بھی یہاں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے۔ ان ماؤں بہنوں کے فون آ رہے ہیں، پیغام آ رہے ہیں، جن کے لخت جگر ان کے سامنے قتل کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے گھر کے زیورات بھی بیچ کر، گھر کی جائیداد بیچ کر کئی سالوں کے بعد سپریم کورٹ تک کیس لڑ کر انہیں سزائے موت تک پہنچایا۔ آج وہ ہم سے پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہم نے آپ کو اس لئے وہاں بھیجا تھا کہ آپ ظالموں کی امداد کریں۔ ہم نے تو اس لئے بھیجا تھا کہ آپ مظلوموں کے ساتھی بنیں گے۔ جس ماں کا بیٹا اس کے سامنے قتل کر دیا جاتا ہے، اگر اس قاتل کو دس مرتبہ بھی پھانسی پر لٹکایا جائے تو اس کے زخم نہیں بھر سکتے۔ آج مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ سزائے موت معاف کرنے سے ظالموں کو فائدہ پہنچے گا یا مظلوموں کو فائدہ پہنچے گا؟ ہم عوام سے یہ وعدہ کر کے آئے تھے کہ ہم مظلوموں کے ساتھی بنیں گے۔ ظالموں اور جرائم پیشہ لوگوں کے خلاف مہم چلائیں گے۔ اس وقت پورے پنجاب کا جو شریف اور مظلوم طبقہ ہے، ان میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی ہے کہ یہ کیا ہو گیا ہے کہ مہنگائی سے تو ہماری جان نہ بچی، ان جرائم پیشہ افراد کو کیوں چھوڑا جا رہا ہے، ان کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر کے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ اگر کوئی قتل کرے گا تو پھانسی نہیں چڑھ سکتا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے تو ابھی ان قاتلوں کو کئی دفعہ پھانسی چڑھانا ہے جنہوں

نے بے نظیر بھٹو کو قتل کیا ہے۔ ابھی تو وقت آنا ہے تو ہم یہ قانون کیوں بنا رہے ہیں کہ قاتلوں کو معاف کر دیا جائے؟

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس ہاؤس میں ایک قرارداد لے آئیں اور یہ وفاق کو سفارش کریں اور مہربانی کریں کہ یہ ظالموں کی امداد ہے، مظلوموں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تاکہ ہم پنجاب کے عوام کو یہ کہہ سکیں کہ ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ ہم نے وفاق تک اپنی بات پہنچا دی ہے کہ جو کچھ ہوا ہے، یہ غلط فیصلہ ہے اور ہم مظلوموں کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

**جناب محمد نوید انجم:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، جناب محمد نوید انجم!

**جناب محمد نوید انجم:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ اتنے دنوں کے بعد میری باری آئی ہے جبکہ جناب تنویر اشرف کائرہ اپنی تقریر بجٹ پر مکمل کر چکے ہیں۔ میں ایک بار پھر آپ کا مشکور ہوں۔ میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور جناب تنویر اشرف کائرہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے اور ایک دہائی کے بعد یہ جو بجٹ بغیر خسارے کے اس اسمبلی کے اندر پیش کیا گیا ہے تو اس کا purely credit میاں محمد شہباز شریف اور ہمارے وزیر خزانہ کو جاتا ہے۔ یہ بہت زیادہ مبارک کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! میری چند ایک تجاویز ہیں جو میں اس معزز ایوان کی وساطت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے لاہور کے اندر اور اس کے مضافات میں roads developments کے کام ہو رہے ہیں مختلف قسم کی P.C.Cs کی جا رہی ہیں اور metal road بنائی جا رہی ہیں اور problem یہ ہے کہ بہت ساری roads ابھی چند دن پہلے اور چند ماہ پہلے بنائی گئی ہیں جنہیں واسا نے دوبارہ اکھاڑ دیا ہے۔ یہ قوم اور وطن کے پیسے کے ساتھ صریحاً زیادتی ہے۔ اس کو چیک کیا جائے کہ کوئی بھی road ایسی نہ بنائیں جس کے نیچے سیوریج، واٹر سپلائی، گیس اور ٹیلی فون کی لائنیں موجود نہ ہوں۔ اس کا ایک ایسا سسٹم بنا دیا جائے کہ roads بنانے سے پہلے ان محکموں سے N.O.C وصول کئے جائیں اور پھر roads بنائے جائیں جو کہ long time تک چلیں اور ہمارے بجٹ پر اس کا load کم ہو۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کے ذریعے ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مغل پورہ پل کے اوپر گھنٹوں ٹریفک بند رہتی ہے تو میں گزارش کرتا ہوں کہ وہاں انڈر پاس

اور فلائی اوور پل بنانے کے احکامات وزیر مواصلات کو دیئے جائیں تاکہ لاہور میں ٹریفک کا مسئلہ جلد از جلد حل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! پی پی-145 میں بہت ساری ملیں ہیں جو کہ سریے کی ہیں۔ وہ electricity اور گیس جلانے کی بجائے اپنی ملوں کے اندر ٹائر جلاتی ہیں جنہوں نے environment کو بہت زیادہ polluted کیا ہوا ہے۔ میں اس ایوان کے ذریعے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ایسی ملیں جو ماحولیات پر بُرے اثرات چھوڑ رہی ہیں، فی الفوران پر action لیا جائے اور ان کے اندر جو ٹائر جلائے جاتے ہیں انہیں بند کیا جائے۔ محمود بوٹی، بند روڈ، مومن پورہ، شادی پور میں 14 ملیں ہیں جو مسلسل ٹائروں کا استعمال کر رہی ہیں۔ گیس اور بجلی کو چھوڑ کر اپنے بلوں کو بچانے کے لئے اس علاقے کے اندر رہنے والے لوگوں کے ساتھ یہ ایک صریحاً ظلم ہے۔ وہاں کے لوگ lungs کی بیماریوں میں بے تحاشا مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ میرے حلقہ پی پی-145 کے اندر ایک صحافی کالونی بن رہی ہے، یہ پچھلے پانچ، چھ سالوں سے ہمارے صحافی بھائیوں کے ساتھ ایک مذاق کیا جا رہا ہے، میں اس ایوان کے ذریعے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کالونی کو جلد از جلد develop کر کے ہمارے صحافی بھائیوں کے hand over کیا جائے تاکہ انہیں رہنے کے لئے چھت میسر آ سکے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں گاڑیوں کا بہت غلط استعمال کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے پٹرول کے اوپر بہت زیادہ load ہے۔ یہ جو ہماری سرکاری مشینری ہے، سرکاری لوگ ہیں، سرکاری گاڑیوں کے اندر سرکاری پٹرول ڈلوا کر ان کی بیگمات شاپنگ کرتی ہیں، ان کے بچے سکول جاتے ہیں اور ان کی بھینسوں کے لئے ان گاڑیوں کے اوپر چارہ لایا جاتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ان لوگوں کا جو اس قسم کے جرائم میں ملوث ہیں، اس کے اوپر فوراً action لیا جائے اور انہیں جو free پٹرول ملتا ہے اور بے تحاشا پٹرول دیا جاتا ہے، اسے fix کر دیا جائے تاکہ جتنے یہ کام گورنمنٹ کے سرانجام دیتے ہیں، انہیں اتنا ہی fuel میسر آ سکے اور یہ ہماری مشینری کو چلانے کے لئے کارآمد ثابت ہوں اور باقی پٹرول بچت کی مد کے اندر آئے اور ان سے ہماری جان چھڑائی جائے۔

جناب سپیکر! واسا لاہور کے اندر ہمارے عوام کو facilitate کرنے کے لئے سیوریج کا گندا پانی نکالنے کے لئے اور لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک اہم کردار ادا کرتا

ہے۔ ہمارے علاقے کے اندر پچھلی گورنمنٹ نے environment court کے حکم سے 11 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک سیوریج جو کہ 5 فٹ ڈایا میٹر کا تھا، install کیا ہے، ایک سال گزر جانے کے باوجود وہ سیوریج 27 فٹ deep install کیا گیا ہے، اس کا پانی نہیں نکلتا۔ یہ قوم اور وطن کے پیسوں کے ساتھ صریحاً زیادتی ہے، اس کی انکوائری کرائی جائے اور چیک کیا جائے کہ یہ ہمارے پیسوں کو اس طرح ضائع کیوں کیا جارہا ہے؟

جناب سپیکر! میری آپ سے اس ایوان کے ذریعے گزارش ہے کہ ہماری development کے کاموں میں کمیشن مافیا سے جان چھڑائی جائے۔ ہمارے ٹھیکیدار جو اچھا بھی کام کرنا چاہتے ہیں وہ ایس۔ ڈی۔ او، اوور سیئر، ایکسئین صاحبان کو کمیشن دیئے بغیر ان کے بل پاس نہیں ہوتے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس کمیشن مافیا کے بارے میں ایک قانون سازی کی جائے۔ اس معزز ایوان کے ذریعے جس طرح آج سے بہت سال پہلے چائنا میں کمیشن مافیا کے بارے میں سزائے موت مقرر کی گئی اسی طرح یہاں بھی کمیشن مافیا کے بارے میں سخت قوانین بنائے جائیں۔ شکریہ

رائے محمد اسلم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رائے صاحب!

رائے محمد اسلم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے میجر (ر) عبدالرحمن رانا صاحب کی تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی، میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک معمولی پٹواری، ایک ممبر یونین کونسل، ایک نمبردار جب اس کی بے عزتی ہوتی ہے تو کس طریقہ سے دفعہ 506 کے تحت F.I.R درج ہوتی ہے اور پنجاب اسمبلی کا ممبر آٹھ کروڑ عوام کا نمائندہ ہے اور جسے اپنے حلقہ کے 60/50 ہزار لوگوں نے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے جب اس کی تضحیک ہوتی ہے، جب اس کی بے عزتی ہوتی ہے تو میرے خیال میں F.I.R درج ہونا بہت ضروری ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ جو سرکاری کمپنی بھی نہیں ہے، ٹھیکیدار ہیں، انہوں نے نیلی بتی کا استعمال کیا اور پھر ایک معزز رکن کی بے عزتی کی میں آپ کی وساطت سے متعلقہ افسران اور وزیر موصوف سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کمپنی کے خلاف اور ان افسران کے خلاف زیر دفعہ 506 و دیگر دفعات F.I.R درج کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے۔ اس کے ساتھ آج کے بجٹ پر بحث مکمل ہو چکی ہے، بجٹ پاس ہو چکا ہے لیکن وزیر خزانہ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چند تجاویز مجموعی طور پر صرف اپنے حلقہ انتخاب کے لئے نہیں، مجموعی طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں، پنجاب میں واقعی

2008-09 کا بجٹ عوامی توقعات کے مطابق تھا۔ بلاشبہ یہ بجٹ مزدور، کسان اور تنخواہ دار طبقہ کے حقوق کا ضامن تھا۔ تمام شعبوں اور تمام محکموں میں نہایت ہی اچھے اقدامات کئے گئے ہیں لیکن ایک گزارش ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تعلیم کے شعبہ میں 110۔ارب روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے girls 560 اور 542boys سکولوں کی up gradation کے لئے رقم رکھی گئی ہے تو اس کے لئے فنڈز کی منصفانہ تقسیم بھی ہونی چاہئے۔ شہر ہوں یا دیہات پورا پنجاب اب یونین کونسل کے بنیادی units پر تقسیم ہو چکا ہے تو سب سے پہلے اس بات کو ترجیح دینی چاہئے کہ جس یونین کونسل میں بچوں یا بچیوں کے لئے مڈل یا ہائی سکول نہیں اس فنڈز سے سب سے پہلے ان یونین کونسلوں میں مڈل یا ہائی سکول بنائے جائیں اور جس صوبائی حلقہ میں لڑکوں یا لڑکیوں کے لئے کالج موجود نہیں سب سے پہلے اس میں کالج تعمیر کئے جانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! تھوڑا سا اپنے حلقہ انتخاب کے بارے میں بھی عرض کرتا ہوں کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ دوست محمد خان کھوسہ جو کہ پنجاب کے ایک پسماندہ ضلع کے رہائشی ہیں انہوں نے سنٹرل پنجاب کے پسماندہ ضلع ننکانہ صاحب کے لئے بھی چند سڑکیں، چند کالج اور Rural Drainage Scheme اور sewerage scheme کے directive جاری کئے تھے میں نے وہ Chairman P&D کو جا کر دیئے تھے لیکن موجودہ A.D.P میں ان کا تذکرہ نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ، لاہور جیسے پوش علاقے کے رہائشی وزیر اعلیٰ، گوجرانوالہ جیسے ترقی یافتہ علاقے کے وزیر خزانہ سے بھی گزارش ہے کہ پسماندہ اضلاع کو بھی ان فنڈز میں سے برابری کی نمائندگی دی جائے اور بات ہو رہی تھی monitoring کی کہ اضلاع میں بھی ای۔ڈی۔اوز اور ڈی۔سی۔اوز اپنی مرضی کرتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ good governance کے لئے جس طرح قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف نے اپنے پچھلے دور میں اضلاع میں بھی ہر محکمے کے لئے مانیٹرنگ کمیٹیاں بنائی تھیں اور ان کے چیئرمین ایم۔پی۔ایز تھے تو اس دفعہ بھی اگر اس طرح کا نظام قائم کر دیا جائے تو پھر ڈی۔سی۔او کو ہر ایم۔پی۔اے کو تمام معاملات میں مطلع کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی وہ ایک قسم کا check & balance کا نظام بھی ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ، محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی!

محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی: اس دن بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ نے کہا تھا کہ یتیم بچوں کے لئے الگ سکول بنائے جائیں گے تو میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کونسا brand بنارہے ہیں کیونکہ جب ہم jobs کے لئے بچوں کا کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ وہ اچھے سے اچھے institute سے پڑھے ہوں، فلاں brand name کے سکول Beacon House وغیرہ سے پڑھے ہوئے ہوں اس لئے میری یہ request ہے کہ بچوں کو انہی ماڈل سکولوں میں adjust کیا جائے، ان کے لئے الگ یتیم سکول نہ بنائے جائیں کیونکہ ہمارے پاس یتیم خانے تو already ہیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بھٹی صاحب!

رائے صفدر عباس بھٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو، وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ حکومت نے جو سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھانے کے لئے کہا ہے میں اس پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملازمین کی تنخواہیں زیادہ سے زیادہ بڑھائی جائیں تاکہ corruption کم ہو اس طرح سے ایک عام آدمی کو فائدہ پہنچے گا اور خاص طور پر غریب آدمی کو فائدہ پہنچے گا۔

جناب سپیکر! ایک اور بات یہ ہے کہ سیشن جج صاحب جو ایک جھوٹی درخواست پر پرچے کے order کر دیتے ہیں اس کو بھی کسی نہ کسی طریقے سے روکا جائے اس سے غریب آدمی کو فائدہ ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، آمنہ بٹر صاحبہ!

محترمہ آمنہ بٹر: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آپ کی وساطت سے دو problems کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ ایک تو ہر روز ہم اخبار میں پڑھتے ہیں اور ٹی وی پر دیکھتے ہیں کہ ہسپتالوں کے مسائل گھمبیر سامنے آتے ہیں۔ ایک مسئلہ جو بہت سنجیدہ ہے اس کے بارے میں، میں کہوں گی کہ اس کی investigation کی جائے کہ فیصل آباد کے Allied Hospital اور General Hospital جیسے Hospitals کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے اور ہم نے خود بھی دیکھا ہے کہ جو major equipments ہیں جیسے C.T scanner, X-ray machine, اور ventilators ہیں اس طرح کی

مشینیں خراب ہوتی ہیں اور پھر مریض کو ساتھ والے private hospitals میں بھیج دیا جاتا ہے۔ پھر وہاں پر ظاہری بات ہے بہت زیادہ پیسے خرچ آتے ہیں اور سننے میں آیا ہے کہ یہ کمیشن لیتے ہیں تو یہ ایک بہت گھناؤنا جرم ہے ۔ اگر واقعی ایسا ہو رہا ہے تو اس کو فوری طور پر investigate کیا جائے اور اس کا خاتمہ کیا جائے ۔ اگر یہ مشینیں خراب ہیں جیسے Allied Hospital کا C.T Scanner دو سال سے خراب پڑا ہے اس کو ٹھیک کروایا جائے اور پتا لگایا جائے کہ یہ کیوں بار بار خراب ہو جاتے ہیں۔ ایک اور مسئلہ جو بار بار سامنے آتا ہے یہاں کہا جاتا ہے کہ elite culture اور protocol culture کا خاتمہ کیا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم جو یہ بات کہتے ہیں اس پر ہمیں عمل بھی کرنا چاہئے جب آپ اسمبلی کی طرف آئیں تو ہر دوسری کار Land Cruiser ہے یا دوسری بڑی کار ہے تو ہم کس کے لئے کہتے ہیں کہ protocol culture کا خاتمہ ہو ۔ یہ جو land cruiser یا یہ جو بڑی four wheel drives ہیں ان کی ضرورت کچے رستوں پر ہے یا ہائی وے پر ہے جہاں پر چھوٹی گاڑیاں صحیح طرح نہیں چل سکتیں تو ہمیں یہ چاہئے کہ کم از کم شہر میں ان بڑی گاڑیوں پر ban کر دیا جائے کیونکہ لاہور جیسے بڑے شہر میں ہم Traffic problems کو بھی deal کر رہے ہیں۔ ہم ایک طرف تو کہتے ہیں کہ پٹرول مہنگا ہو گیا اور ہمیں پٹرول کے استعمال میں کمی کرنی چاہئے۔ ہمیں یہ کمی سب سے پہلے خود کرنی چاہئے کہ ہم بڑی گاڑیوں میں سفر نہ کریں۔ اگر ہم Public Transportation کی problem کہتے ہیں تو اس ایوان میں جو لوگ بیٹھے ہیں اگر ہفتے میں ایک دن جب سیشن ہوتا ہے یہ بس پر تشریف لے آئیں تو میں یقین سے کہتی ہوں کہ بسوں کا system بہتر ہو جائے گا، public transportation بہتر ہو جائے گی۔ صرف غریبوں کے لئے public transportation کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب احسن رضا!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میرا تعلق پی پی۔180 ضلع قصور سے ہے اور اس ایوان میں غالباً آپ کو پتا ہو گا کہ سابقہ ڈپٹی سپیکر ہمیشہ سے چھایا رہا لیکن مجھے چار ماہ بعد آج وقت دیا گیا۔ سب سے پہلے میں اپنے قائد محترم شہباز پاکستان میاں محمد شہباز شریف کا اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ کا بہت مشکور ہوں بلکہ پورا پنجاب مشکور ہے کہ انہوں نے اتنا زبردست بجٹ پیش کیا۔ یہاں بڑی بڑی بحثیں ہوئیں لیکن ایک چیز جو میرے معزز اراکین کے بھی علم میں نہ آئی وہ یہ تھی کہ ہم پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں، یہ پنجاب کا

ایوان ہے لیکن پنجاب کی زبان اور ادب کے لئے اور اس کے فروغ کے لئے یہاں پر کسی نے بات نہیں کی تو آج میں یہاں پر یہ بات ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں کہ جو قومیں اپنی ثقافت بھول جاتی ہیں، اپنا ورثہ بھول جاتی ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے بھی میں وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ پنجابی ادب و فروغ کے لئے سپیشل فنڈز رکھیں۔ میں آخر میں یہ کہوں گا کہ بجٹ تو بہت زیادہ، بہت پیارا پیش ہو گیا لیکن اس پیسے کو اگر صحیح استعمال کیا گیا تو اصل مقصد میں ہم تب کامیاب ہوں گے۔ آج کی establishment اور بیوروکریسی کا یہ حال ہے کہ میں Secretary Health کے پاس گیا تو وہاں پر میں نے کہا کہ میرے حلقہ 180 میں لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے تو ان کے الفاظ تھے کہ آپ لیڈی ڈاکٹر لے آئیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ میو ہسپتال یا سروسز ہسپتال سے اس کو ٹرانسفر کریں تو یہ ہماری establishment کا حال ہے۔ میں I.G Punjab کے آفس گیا وہاں پر آدھا گھنٹہ مجھے انتظار کرنا پڑا۔ ایک مزدور اور ایک عام آدمی کا کیا حال ہو گا؟ آج ہم کو انصاف دہلیز پر پہنچانا ہو گا۔ اس سسٹم کو بدلنا ہے تو ہم کو یہ ساری تبدیلی کرنی ہو گی۔ اس establishment کا احتساب کرنا ہو گا۔ یہی میری گزارش ہے اور آخر میں پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

**چودھری عبدالرزاق ڈھلوں:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، ڈھلوں صاحب!

**چودھری عبدالرزاق ڈھلوں:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ چند یوم پہلے مجھے آئی۔ جی پنجاب کے آفس میں جانے کا اتفاق ہوا تو گیٹ پر کھڑے ہو کر پہلے routine میں جو reflector سے چیک کیا جاتا ہے گاڑی کو چیک کیا گیا۔ اس کے بعد bonnet اور ڈگی کھلوائی گئی تو میں جب آئی۔ جی کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ آپ نے یہ خود حکم لاگو کیا ہے یا اپنے طور پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے پتا نہیں لیکن پھر کچھ افسروں سے مدد لینے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ چیکنگ تو سب کی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پولیس عوام کے تحفظ کے لئے پنجاب میں مامور کی گئی ہے اور میں نے اکثر اوقات یہ بھی دیکھا ہے کہ جب کسی شہر کے D.I.G یا S.S.P کی گاڑی جا رہی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ دو دو، تین تین elite force کی گاڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ میرا آپ سے اور اس ہاؤس سے صرف یہ سوال ہے کہ کیا پولیس اپنے پولیس افسران کی حفاظت کے لئے مامور کی گئی ہے یا پنجاب کی عوام کے لئے مامور کی گئی ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ہم ایسے دفتروں میں جاتے ہیں تو وہاں

پر ٹائم بہت دیر سے ملتا ہے۔ دوسرا یہ چیکنگ کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے معزز ممبران کی گاڑیوں اور انجن کی چیکنگ ہو رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ باقی عوام کا کیا حال ہو گا اور یہ انتہائی افسوس اور دکھ کی بات ہے لیکن اس کے جواب میں آئی۔ جی کا جواب بھی بہت تکلیف دہ تھا کہ اس دفتر میں جو بھی آئے گا اس کی گاڑی ایسے ہی چیک ہو گی۔ اگر انہوں نے اپنے دفاتر کی گاڑیاں چیک کروانی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام کو وہ کیسے چیک کریں گے؟ عوام کے حقوق کا خیال کیسے رکھیں گے؟ اس کے لئے میرا پیغام صرف آپ سے یہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں بہت ضروری اور اہم قدم اٹھائیں پھر صرف یہی نہیں پنجاب کے باقی اضلاع میں جو افسران اپنے ساتھ تین تین، چار چار گاڑیاں لے کر اپنے دفاتر سے نکلتے ہیں اگر ان کی جان خطرے میں ہے تو پھر ہم لوگوں کی جو عوام کی نمائندگی کرنے یہاں پر آئے ہوئے ہیں ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے اس لئے سب کا level برابر ہو، جو افسر گاڑی لے کر نکلے اس افسر کے ساتھ اس کا ڈرائیور اور گن مین ہو، اس کے آگے اور پیچھے اس کو priority دینے کے لئے اور اس افسر کو بڑا کرنے کے لئے اس کے ساتھ کوئی گاڑی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر ان کے ساتھ گاڑیاں ہوں گی تو ہمارے ساتھ بھی تین تین گاڑیاں پولیس کی ہونی چاہئیں۔ لہذا اس قانون کو تبدیل کرنا چاہئے۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، بہت شکریہ۔

**چودھری عبدالرزاق ڈھلوں:** دوسری بات میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے ماشاء اللہ مجھے کافی دنوں کے بعد وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ کی تقریر کے بعد ٹائم دیا، میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آپ کسی کو ٹائم بہت زیادہ دے دیتے ہیں اور کسی پر کم مہربانی کرتے ہیں۔ بہرحال پھر بھی آپ کی مہربانی۔

میں بجٹ پر صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پورے division میں نابینا لڑکیوں کے لئے کوئی سکول نہیں دیا گیا۔ نابینا لڑکیوں کے لئے سکول دینا انتہائی ضروری ہے اس لئے کہ ہم تعلیم کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور یہ نابینا لڑکیاں، سپیشل بچیاں جو ہیں ان کے لئے ہمیں یہ سہولت فراہم کرنی ہو گی اور میرا پورا division بہت ساری آبادی پر مشتمل ہے۔ میں ایک اور بات بھی ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پچھلے آٹھ سالہ سفر میں وکلاء اور صحافیوں نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ میں سرگودھا division کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ وکلاء کے لئے سرگودھا division میں ایک کالونی ضرور بنائی جائے۔ جن لوگوں نے ہمارے ساتھ مل کر قربانیاں دیں اور

جمہوریت کو یہاں تک پہنچایا ان لوگوں کے لئے بھی سرگودھا میں ایک بہترین کالونی کا انعقاد کرنا چاہئے۔ یہ میری سفارشات آپ ضرور آگے تک پہنچائیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد نوید انجم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ نے گورنمنٹ کے چار ہزار سکولوں کو computerize کرنے کے لئے فنڈز رکھا ہے، میری گزارش ہے کہ ہمارے پنجاب کے اندر بہت سارے مدارس ہیں ان مدارس کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہوئے یہ چند ایک computer labs بھی ان میں بنا دی جائیں تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ oblige ہو سکیں اور اس کے ساتھ private sector کو بھی oblige کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ مجھے تنویر اشرف کائرہ صاحب اور وزیراعلیٰ صاحب کو مبارک دینے کا موقع ملا۔ میں صرف اس چیز کی نشاندہی چاہتی ہوں کہ پاکستان کی 60 سالہ تاریخ میں planning تو بے حد خوبصورت ہوتی رہی ہے۔ بہت سے مواقع آئے اور میں بہت سارے ایسے commissions میں شامل تھی کہ جنہوں نے بہت خوبصورت planning کی، اس کی implementation کی طرف آج ہمیں دھیان دینا ہے اگر ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ اس implementation کے لئے میرے بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے بہت اچھے اچھے مشورے دیئے۔ سب سے اچھا مشورہ یہ تھا کہ یہ جو بڑے بڑے monolith ہم نے شہروں میں کھڑے کئے ہوئے ہیں ان کو de-structure کر کے دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں پہنچائیں تاکہ عام آدمی کو چھوٹی چھوٹی سہولت حاصل کرنے کے لئے یا چھوٹی چھوٹی درخواست دینے کے لئے بڑے شہروں میں نہ آنا پڑے۔ اگر ہم یہ de-structuring نہیں کریں گے تو پھر ہمارے شہری انصاف اور سہولیات سے دور ہی رہیں گے۔ ہمیں de-structuring کرنے کے لئے بہت بڑی رقم مختص کرنا ہوگی تاکہ کم از کم تحصیل کی سطح پر ہمارے سارے دفاتر موجود ہوں گے۔ اگر آج آپ لاہور میں گھومیں تو آپ دیکھیں گے کہ بڑی بڑی نئی عمارات بن رہی ہیں۔ سیکرٹریٹ کے قریب پلاننگ ڈویژن کی اتنی بڑی عمارت ہے۔ آپ چھوٹے شہروں میں چھوٹی عمارتیں بنائیں تاکہ عام آدمی

کو یہ سہولت میسر ہو۔اس کے علاوہ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ وفاقی حکومت نے جو دو بڑے اداروں میں public private partnership شروع کی ہے میرے خیال میں پنجاب میں بھی اس پر غور کرنا چاہئے اور public private partnership کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔آپ جرمنی جیسے بڑے ملک کو دیکھیں بہت سارے ماہرین یہ کہتے ہیں کہ جرمنی کی ترقی کا راز ہی یہ ہے کہ انہوں نے public private partnership کی ہے۔انہوں نے ہر بڑے ادارے میں مزدوروں کو بیس فیصد حصہ دیا ہے جس وجہ سے مزدور بھی لگن سے کام کرتے ہیں۔وہ اس ادارے کو اپنا سمجھتے ہیں اس وجہ سے وہ صنعت اور ادارے ترقی کر رہے ہیں۔اس لئے میں پھر وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے گزارش کروں گی کہ اس طرف ضرور دھیان دیں تاکہ ہمارے بہت سارے صنعتی اور گورنمنٹ کے ادارے جو کہ بالکل رکے ہوئے ہیں انہیں کوئی بھی اپنا نہیں سمجھتا وہ احسن طریقے سے چل سکیں۔آپ گورنمنٹ کے دفاتر میں چلے جائیں تو گیارہ بجے تک کوئی موجود نہیں ہوتا اور پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ وہ میٹنگز پر گئے ہیں۔پتا نہیں کون سی اتنی میٹنگز ہیں اور کیا کیا planning ہو رہی ہیں میں کہتی ہوں کہ اب سب کو یہ چاہئے کہ خدارا! Planning چھوڑ دیجئے اور ذرا implementation کی طرف آئیے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں دو اور چھوٹی چھوٹی باتیں کرنا چاہوں گی۔ایک تو یہ ہے کہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ سکول بنائیں، educational institutions بنائیں لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جتنے مرضی آپ سکول بنا دیں جب تک ان میں اچھے اساتذہ نہیں ہوں گے تو پھر ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔لہذا میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گی کہ اگر ہر تحصیل میں ایک ٹیچر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بنا دیا جائے تو وہ بہت فائدہ مند ہو گا کیونکہ اس علاقے کے اساتذہ وہاں پر ٹریننگ حاصل کریں گے اور وہی وہاں پر رہ سکتے ہیں۔ابھی آپ پنجاب کے educational institution کا دورہ کریں تو بہت سارے سکول ایسے ہیں جہاں ٹیچر آتے ہی نہیں کیونکہ وہ علاقائی نہیں ہوتے انہیں دور سے post کر دیا جاتا ہے وہ آدھی تنخواہ کسی کو دے دیتے ہیں اور اپنی حاضری لگوا لیتے ہیں اور سکولوں میں ہرگز نہیں جاتے جس سے قوم کا بہت نقصان ہے پھر پتا نہیں مجھے موقع ملے یا نہ ملے اس لئے ایک چھوٹی سی اور بات کروں گی کہ ٹیکنیکل ٹریننگ ہماری ایجوکیشن کا بہت ضروری جز ہے اگر ہم ایک خاص حد کے بعد چاہے وہ پرائمری سکول ہو یا سیکنڈری سکول level کے بعد بچوں کو

ٹیکنیکل ٹریننگ کی طرف لائیں اور یہ ٹریننگ بھی ضلعی سطح پر کی جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ بہت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔جی، معین وٹو!

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! ہمیں ہمیشہ افسران سے شکایات ہی رہی ہیں اور بیوروکریسی کا رویہ ہمیشہ قابل مذمت رہا ہے لیکن میں ایک بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید یہ بھی پنجاب کی موجودہ حکومت کا ایک تاریخی کارنامہ ہو گا کہ اس وقت پہلی دفعہ پنجاب کے چیف سیکرٹری جاوید محمود صاحب اپنے برآمدے میں بیٹھ کر سب لوگوں کی درخواستیں وصول کر رہے ہیں اور وہاں عام آدمی کی رسائی ہے اور عام آدمی کو وہاں سے relief مل رہا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک خوشگوار اور انقلابی تبدیلی ہے اور پھر چیف سیکرٹری صاحب نے یہ احکامات جاری کئے ہوئے ہیں کہ تمام اضلاع کے افسران چاہے وہ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہوں یا جو بھی آفیسرز ہوں وہ صبح ٹھیک 8.00 بجے اپنے دفاتر میں موجود ہوں اور چیف سیکرٹری صاحب تمام افسران کو ٹیلی فون کر کے check کرتے رہتے ہیں کہ کون افسر اپنے دفتر میں موجود ہے اور کون نہیں۔یہ بات قابل ستائش ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اعجاز احمد خان!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ابھی وزیر خزانہ صاحب نے فنانس بل 2008 پیش کیا ہے جس کے اندر Stamp Act میں آرٹیکل کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔میری گزارش ہو گی کہ یہ دفعات ہیں، articles نہیں ہیں۔ Stamp Act کا 27-a آرٹیکل کی بجائے 27-a دفعہ consider کیا جائے۔اس میں وہ immovable properties جس میں title بذریعہ کورٹ transfer ہوتا ہے اس پر levy of stamp duty کی بات کی گئی ہے یہ already قانون کا حصہ ہے کہ جہاں پر determination of rights by the court ہوں وہاں پر stamp duty کا استثنیٰ نہیں ہے۔وہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کے شیڈول کے مطابق یا اوسط قیمت پر stamp duty عائد ہوتی ہے لیکن اگر 27-a وضاحتاً شامل کر دیا ہے تو اس میں کوئی مذائقہ نہیں ہے مگر اس کی analogy درست ہونی چاہئے اور دفعہ کی بجائے آرٹیکل آنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ اور لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے اندر جو ٹرانسفر ہیں ان پر عرصہ دراز سے غیر قانونی طور پر فیس وصول کی جا رہی تھی۔ practice یہ تھی کہ رجسٹریشن ایکٹ

کے تحت سب رجسٹرار کے پاس لوگ ٹرانسفر فیس جمع کرواتے تھے اور جب آپ اس document deed seal کی بنیاد پر لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی یا ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر چاہتے تھے تو وہ دوبارہ سے فیس charge کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل سے ان تمام محکموں کے اندر domestic transfer پر حکومت نے جو ڈیوٹی وصول کرنا شروع کی ہے اس سے عوام پر بوجھ کم ہوا ہے۔ اب اس میں ایک وضاحت ہونی چاہئے کہ اگر Registration Act اور Stamp Act کے تحت سب رجسٹرار ڈیوٹی وصول کر لے اور ایک transaction کے against فیس جمع ہو جائے تو اس transaction کے against کوئی بھی اتھارٹی مجاز نہ ہو کہ وہ دوبارہ سے اس کی فیس وصول کرے۔ ایک transaction پر double charge of duty illegal ہے اور یہ پنجاب کے شہریوں کے حقوق کے منافی ہے چونکہ وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ یہاں تشریف رکھتے ہیں اس لئے اس بات کی بھی وضاحت ہو جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! آرڈیننس Sales Tax Punjab مجریہ 2000 کے اندر ایک استثنیٰ رکھا گیا ہے۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** خان صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ بل تو پاس ہو گیا ہے، this is all against the rules لہذا اب آپ وزیر صاحب کو مل کر یہ explain کر دیں because right now this is against the rules اور آپ تو خود وکیل ہیں لہذا مہربانی فرما کر تشریف رکھیں۔

**MR. IJAZ AHMAD KHAN:** Mr. Speaker! I am going to wind up

**جناب قائم مقام سپیکر:** پلیز! تشریف رکھیں۔ اس میں قواعد و ضوابط اجازت نہیں دیتے۔ وزیر خزانہ یہاں تشریف فرما ہیں آپ ان سے مل کر بات کر لیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

**شیخ علاؤالدین:** شکریہ۔ جناب سپیکر! چونکہ محترم وزیر صاحب تشریف فرما ہیں مجھے معلوم ہے کہ فنانس بل پاس ہو چکا ہے لیکن میں صرف ایک بات on record لانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اپنے Act میں یہ کہا ہے کہ جون 2005 کے بعد جتنی گاڑیاں ہیں ان سب پر luxury tax لگائیں گے۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ 2005 کے بعد Retrospective Tax لگایا گیا ہے جو پوری دنیا میں کہیں نہیں لگ سکتا۔۔۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** شیخ صاحب یہ again وہی بات ہے۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے اور میں یہ ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ یہ جو ٹیکس لگایا گیا ہے یہ اس میں ضرور clarify کریں کہ اس پر ماڈل کون سا ہو گا۔ یہاں پر ابھی ایک فاضل ممبر نے یہ بات کی ہے کہ 1999 ماڈل گاڑیوں پر بھی دو یا تین لاکھ ٹیکس لگے گا۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ ان کو law میں کم از کم یہ ضرور بتانا چاہئے کہ یہ جو 2005 سے ٹیکس لے رہے ہیں یہ from which model ایک یہ بات تھی جو میں نے مختصراً عرض کر دی۔

دوسرا آپ کی وساطت سے میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ایک لڑکی جس کے بارے میں بتایا گیا کہ میو ہسپتال میں ڈاکٹروں کی negligence کی وجہ سے اس کی death ہوئی ہے۔ اس کے اوپر ایک internal کمیٹی بنائی گئی۔ وہاں کل یہ ہوا کہ لڑکی کے باپ اور بھائیوں کو بلایا گیا، concerned doctors کو بلایا گیا اور جو پروفیسر اس کو conduct کر رہے تھے وہ موجود تھے۔ جب انکوائری کمیٹی کے سامنے doctors اور لڑکی کے لواحقین کو پوچھا گیا تو لڑکی کے بھائی نے doctor کی identification کرتے ہوئے کہا کہ یہ ڈاکٹر صاحب تھے۔ اس ڈاکٹر نے کمیٹی کے سامنے اس کے بھائی کو مکوں اور ٹھڈوں سے پیٹنا شروع کر دیا جس پر پروفیسر جاوید اکرم نے یہ الفاظ استعمال کئے کہ "مت مارو، ڈاکٹر بنو بدمعاش نہ بنو" اس کے بعد اس کے لواحقین کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ وہ باہر برآمدے میں ایک گھنٹہ کھڑے رہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ آپ بھی ایک بڑا درد دل رکھنے والی شخصیت ہیں۔ اس حوالے سے رولنگ دیں کہ جب اس قسم کی محکمانہ کمیٹی بنائی جائے تو اس کمیٹی میں concerned ایم۔پی۔اے کا ہونا ضروری ہے، جس کے حلقے میں اس قسم کا کوئی واقعہ رونما ہو تو اس حلقہ کے جو ایم۔پی۔اے ہیں ان کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے اور اگر کسی وجہ سے concerned ایم۔پی۔اے available نہیں ہے تو اس ہاؤس کا کوئی ایم۔پی۔اے اس کمیٹی میں شامل ہونا چاہئے جو کہ public کی طرف سے represent کرے۔ جب بھی کوئی محکمانہ انکوائری ہوتی ہے تو اس میں محکمہ کو favour دی جاتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ وزیر صحت کو ہدایات جاری کریں کہ اس واقعے کی دوبارہ انکوائری کروائی جائے اور اس علاقے کے concerned ایم۔پی۔اے کو یا ہاؤس کے کسی بھی معزز ممبر کو بھجوایا جائے جو جا کر اس پورے واقعے کے بارے میں تحقیق کریں اور اس family کو relief دلوایا جائے۔ اس family کو ان حالات میں نہ چھوڑیں۔ ایک طرف تو ان کی بچی مر گئی اور دوسری طرف ان کے ساتھ اس طرح کا رویہ روا رکھا جا رہا ہے۔ میں کہتا

ہوں کہ may be doctors کی negligence نہ ہو لیکن یہ سب کچھ سامنے آنا چاہئے۔ اس سے عوام کے اندر ہمارا image بہت خراب ہو رہا ہے۔ شکریہ

وزیر کھیل، امور نوجوانان وثقافت (جناب تنویر الاسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہاں پر ایک فاضل رکن نے ادب کے بارے میں بات کی تھی تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ لاہور میں already ایک Institute of Punjabi Language بن چکا ہے، وہ ادب کے لئے کام کر رہا ہے اور بہت اچھے طریقے سے چل رہا ہے۔

دوسرا یہاں پر ایک فاضل رکن نے سوال کیا تھا کہ Olympic Games میں پنجاب کی participation نہیں ہے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے جبکہ بلوچستان، سندھ اور سرحد کی participation ہے۔

تیسری بات جو شیخ علاؤالدین صاحب نے کہی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ جس رات وہ بچی فوت ہوئی میں اسی رات راجہ ریاض صاحب کی ہدایت پر وہاں پہنچا۔ میں نے ہی وہ کمیٹی form کی تھی۔ اس کمیٹی میں جو وقوعہ ہوا ہے میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی action ضرور لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار شہزاد رسول صاحب!

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! ایک شاعر کہتا ہے کہ:۔

میری غربت نے اُڑایا ہے میرے فن کا مذاق
تیری دولت نے تیرے عیب چھپا رکھے ہیں

جناب سپیکر! میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور ہمارے علاقے کو ہر لحاظ سے نظر انداز کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس ایوان میں بھی ہمیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ہمارے علاقے کے بھی مسائل ہیں لیکن بجٹ پر تقریر کرنے کی ہماری باری ہی نہیں آئی، ہمیں موقع ہی نہیں ملا۔ بہر حال آج آپ نے مجھے موقع دیا تو اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل ضمنی بجٹ پر آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔ جی، خان صاحب!

**جناب اعجاز احمد خان:** جناب سپیکر! میں ابھی جو reference دے رہا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنی بات کو ریکارڈ پر لے آؤں لیکن آپ نے میری بات مکمل نہیں ہونے دی جبکہ ابھی آپ نے شیخ علاؤالدین صاحب کو allow کیا ہے۔ تو میں صرف 30 سیکنڈ میں اپنی بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ایک استثنیٰ کی clause ہے جس کے تحت luxury motor cars کی درآمد پر tax مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اس میں دس سے زیادہ سیٹوں والی ایسی ٹرانسپورٹ گاڑیاں اور موٹر گاڑیاں انہوں نے شامل کی ہیں کہ جن پر ٹیکس وصول نہیں ہوگا۔ اس کی وضاحت بیان نہیں کی گئی کہ جو گاڑیاں private sector میں لوگ purchase کریں گے ان پر ٹیکس کیوں وصول نہیں کیا جا رہا، اس پر استثنیٰ کا کیا جواز ہے؟ وزیر خزانہ صاحب مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرما دیں۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** فنانس بل تو اب منظور ہو چکا ہے بہر حال آپ وزیر خزانہ صاحب سے مل کر اس بارے میں وضاحت لے لیں۔ جی، سید ابرار حسین شاہ!

**سید ابرار حسین شاہ:** جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے اتنا متوازن بجٹ صوبہ پنجاب کے لئے پیش کیا ہے۔ اس حوالے سے میں دو گزارشات آپ کی وساطت سے عرض کروں گا۔

جناب سپیکر! بجٹ میں development کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جب ان فنڈز کو خرچ کرتے ہوئے کوئی نئی سڑک وغیرہ بنائی جاتی ہے تو چھ ماہ بعد اس کو اکھاڑ دیا جاتا ہے کہ جی ہم سوئی گیس کے لئے کھدائی کر رہے ہیں، کبھی کہا جاتا ہے کہ سیوریج سسٹم کو صحیح کیا جا رہا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ اس بارے میں ایک واضح حکم ہونا چاہئے، کوئی ضابطہ طے کر لینا چاہئے کہ جب بھی کوئی نئی سڑک بنائی جائے یا گلی پختہ کی جائے تو وہ سارے کام جو پہلے کئے جانے ضروری ہیں وہ کر لئے جائیں۔ مثلاً سوئی گیس یا سیوریج کے پائپ سڑک کی تعمیر سے پہلے ڈال لئے جائیں تاکہ جب نئی سڑک یا گلی بنے تو اس کو دوبارہ اکھاڑنا نہ پڑے اور بجٹ ضائع ہونے سے بچ جائے۔ میری گزارش ہے کہ اس بارے میں ایک واضح پالیسی طے کر لینی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش درختوں کے حوالے سے کروں گا کہ شجرکاری مہم کے لئے بھی ہماری حکومت نے فنڈز رکھے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ جہاں شجرکاری کرنا مقصود ہو وہاں پر سادہ درخت لگانے کی بجائے پھل دار درختوں کو ترجیح دی جائے تاکہ ہمارے ملک کو زیادہ فائدہ ہو۔ پھل دار درختوں سے فروٹ بھی حاصل ہوگا اور دوسرے فوائد بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

چونکہ مجھے پہلے وقت نہیں مل سکا اس لئے میں اب اپنے حلقے کے بھی چند مسائل بیان کرنا چاہوں گا۔ میرا زیادہ تر حلقہ دیہات پر مبنی ہے۔ میرے حلقے میں دیہی مراکز صحت تو ہیں لیکن وہاں پر نہ تو properly ڈاکٹر بیٹھتے ہیں اور نہ ہی کوئی سہولیات میسر ہیں۔ وہاں جدید apparatus تو درکنار عام ضرورت کے آلات بھی میسر نہیں ہیں کہ جن سے ایک مریض کو چیک کیا جا سکے۔ میں حکومت سے عرض کروں گا کہ ہمارے دیہی مراکز صحت میں یہ بنیادی ضرورت کا سامان مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں تین بڑے بڑے قصبے ہیں۔ ان کی آبادی تقریباً پچاس پچاس، ستر ستر ہزار نفوس پر مشتمل ہے جبکہ وہاں پر ایک بھی کالج نہیں ہے۔ آپ یہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ لڑکے تو بسوں یا سائیکل پر بیٹھ کر 20/25 کلو میٹر دور پڑھنے کے لئے چلے جاتے ہیں لیکن بچیوں کے لئے اتنی دور پڑھنے کے لئے جانا ذرا دشوار ہوتا ہے۔ نزدیک کالج موجود نہ ہونے کے باعث میرے علاقے کی اکثر بچیاں تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ لہذا حکومت سے درخواست ہے کہ میرے حلقے میں ایک لڑکوں کے لئے اور ایک لڑکیوں کے لئے کالج قائم کیا جائے تاکہ میرے علاقے کے بچے اور بچیاں بھی تعلیم حاصل کر سکیں۔ بہت شکریہ

**محترمہ عارفہ خالد پرویز:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب قائم مقام سپیکر:** جی، محترمہ عارفہ خالد صاحبہ!

**محترمہ عارفہ خالد پرویز:** جناب سپیکر! مجھے یہ کہنا ہے کہ کل سروسز ہسپتال کی ایمرجنسی کے اندر مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک زخمی بچہ سڑک پر گرا ہوا تھا جسے میں لے کر وہاں گئی تھی۔ سروسز ہسپتال میں میاں محمد شہباز شریف نے اپنے visit کے دوران کافی لوگوں کو suspend بھی کیا ہے لیکن اس کے باوجود ایمرجنسی میں doctors نے بہت بری طرح میرے اوپر shout کیا، نہ صرف انہوں نے میرے اوپر shout کیا بلکہ شام کو آٹھ بجے وہاں پر جو سٹاف موجود تھا انہوں نے وہاں پر کھڑی ہوئی غریب عورتوں کے ساتھ بری طرح بدتمیزی کے ساتھ بات کی۔ جب میں نے انھیں بتایا کہ میں ایم۔پی۔اے ہوں تو انہوں نے apologize کرنا شروع کر دیا۔ میرے خیال میں ان لوگوں کو ابھی تک بالکل نصیحت نہیں ہوئی۔ میاں صاحب نے وہاں پر اتنا بڑا action لیا ہے اس کے باوجود انہوں نے وہاں پر ایک انتہائی بدتمیزی کا ثبوت دیا۔ وہاں پر بہت سی عورتیں رونے لگ گئیں۔ وہاں پر Neurology Department میں سٹاف نہیں تھا۔ ایمرجنسی میں پورا اسٹاف نہیں تھا۔ وہاں ڈیوٹی پر موجود جو سٹاف نرسیں تھیں وہ باقاعدہ گالی گلوچ کے ساتھ مریضوں کو treat

کر رہی تھیں۔ میرے خیال میں ہم سب ایم۔پی۔ایز کو چاہئے کیونکہ یہ ہماری duty میں شامل ہے۔ ہم اپنے باقی کاموں کو چھوڑ کر ہسپتالوں کے،جیلوں کے اور سکولوں کے visit allowed ہیں وہ ہم regular basis پر کریں اور ان کا public places پر ذکر کریں۔ تاکہ یہ چیز اب check ہونی شروع ہو۔یہ بہت ضروری ہے ووٹ لیتے وقت یہی question کئے جاتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

**جناب قائم مقام سپیکر:** بہت شکریہ۔اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 27۔جون 2008 کو صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔اسی روز ضمنی بجٹ پر عام بحث ہوگی جو معزز رکن بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔بہت شکریہ

---